

الحلیفہ محمد علی عفی عنہ

فی الأحادیث الصحیحہ

تألیف لطیف .

المحدث النبیل و البجاہ المجلیل شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ



تقدیم، تعلیق، تحشیہ



مولانا حبیب الرحمن صاحب قاسمی اُستاد دارالعلوم دیوبند



حصہ ہای بارغ و دستان

514122

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مفاتیح

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

قیامت ایک امر غیبی ہے جس کا حقیقی علم بجز خدا کے کسی کو نہیں ہے قرآن مجید ناطق ہے "إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ" اللہ تعالیٰ ہی کو قیامت کا علم ہے۔ ایک دوسرے موقع پر ارشاد الہی ہے "يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا فِيمَ أَنْتَ مِنْ ذِكْرَاهَا إِلَىٰ رَبِّكَ مُنْتَهَاهَا" آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں وہ کب آئے گی۔ آپ کو اس کے ذکر سے کیا کام اس کے علم کا منتہی تو آپ کے رب کے پاس ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے بھی یہی ثابت ہے کہ قیامت کے وقوع کا علم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نہیں تھا۔ حدیث جبریل میں ہے۔ فَاخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ؟ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ (مشکوٰۃ ص ۱۱) حضرت جبریل علیہ السلام نے جو تھا سوال کیا اچھا مجھے قیامت کے وقت وقوع کی خبر دیجیے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں اپنی لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ اس کے بارے میں مسؤں (پوچھا جانے والا) سائل (پوچھنے والے) سے زیادہ نہیں جانتا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے وقت وقوع کے نہ جاننے میں ہم دونوں برابر ہیں۔

البتہ اس کی کچھ علامتیں ہیں جنہیں بطور پیشین گوئی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے۔ ان میں بعض علامتیں صغریٰ یعنی چھوٹی علامتیں کہلاتی ہیں جو معمول و عادت کے مطابق ظہور پذیر ہوتی رہیں گی۔ ان کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ مثلاً حدیث جبریل ہی میں پانچویں سوال کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی جن علامتوں کا ذکر کیا ہے وہ علامت صغریٰ ہی کے قبیل سے ہیں۔ حدیث پاک کے الفاظ یہ ہیں:

"قَالَ فَاخْبِرْنِي مِنْ أَمَارَاتِهَا" اس کی کچھ علامتیں بتائیے قَالَ إِنَّ تِلْكَ الْأَمَّةَ رِبَتْهَا وَإِنْ تَرَى الْحَفَاةَ الْعَرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُسَيَّانِ، "لوندیاں اپنی مالک کو جھنے لگیں یعنی لڑکیاں اپنی ماؤں پر حکم چلانے لگیں، اور ننگے پیر، ننگے بدن تنگ دست بکریوں کے چرواہوں کو تو دیکھے کہ عالی شان مکانات پر شیخی بگھاڑ رہے ہیں تو سمجھ لو کہ اب قیامت کا زمانہ قریب آ گیا ہے۔

اسی طرح رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان میں جن علامتوں کا ذکر ہے ان کا تعلق بھی علامت

صفری سے ہے۔ ان من اشراط الساعة ان يقل العلم ويكثر الجهل ويفش الزنا ويشرب
الخمر ويقل الرجال ويكثر النساء حتى يكون لخمسين امرأة القيم الواحد؛

(بخاری کتاب العلم ص ۱۱۱)

قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم کم ہو جائے گا، جہالت بڑھ جائے گی، حرام کاری عام ہوگی، شراب
نوشی بہت ہوگی، مرد کم ہو جائیں گے، اور عورتوں کی اس حد تک کثرت ہوگی کہ پچاس عورتوں پر صرف فرد واحد
نگراں ہوگا۔

ان مذکورہ علامتوں کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کے ظہور کے بعد قیامت بالکل قریب آجائے گی۔ بلکہ یہ مطلب
ہے کہ قیامت سے پہلے ان کا وجود میں آنا ضروری ہے اسی لیے بہت سے واقعات و حوادث کے بارے میں آپ کا
ارشاد ہے کہ قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک یہ واقعات ظہور پذیر نہ ہو جائیں۔ خود رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کی بعثت بھی علامت قیامت میں شمار کی جاتی ہے۔ حالانکہ آپ کی بعثت کو چودہ سو سال ہو چکے ہیں اور خدا جانے ابھی
کتنی مدت کے بعد قیامت قائم ہوگی۔

ان کے علاوہ بعض علامتیں وہ ہیں جنہیں علامت کبریٰ کہا جاتا ہے۔ یہ علامتیں بالعموم قیامت کے قریب تر
زمانہ میں پے پے ظاہر ہوں گی اور عادت و معمول کے خلاف ہوں گی۔ ان علامتوں کا ذکر بھی بہت سی حدیثوں میں
متفرق طور پر موجود ہے۔ اور حضرت حذیفہ بن اسید الغفاریؓ کی ایک روایت میں اکٹھی دس علامتوں کا بیان ہے۔
حضرت حذیفہ بیان کرتے ہیں:

اطلع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علینا ونحن نتذاکر فقال مات ذاکرون ؟
قالوا نذکر الساعة قال انہا لن تقوم حتی تروا قبلہا عشر آیات فذکر الدخان
والدجال، والدابة وطلوع الشمس من مغربہا ونزول عیسیٰ ابن مریم
ویاجوج وماجوج وثلاثة خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب
وخسف بحزیرة العرب وأخذ الک نار تخرج من الیمن تطرد الناس
الی محشرهم (مسلم باب الفتن واشراط الساعة ص ۲۹۲ ج ۲)

حضرت حذیفہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بالا خانہ سے ہماری طرف نمودار ہوئے اور ہم آپس میں
باتیں کر رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا۔ تم لوگ کس چیز کا تذکرہ کر رہے ہو۔ لوگوں نے عرض کیا قیامت کا۔ آپ نے
فرمایا۔ قیامت برپا نہیں ہوگی تا وقتیکہ تم اس سے پہلے دس علامتیں نہ دیکھ لو۔ پھر آپ نے ان دسوں کو بیان کیا جو یہ
ہیں۔ (۱) دھواں (۲) دجال (۳) دابۃ الارض (۴) پچھم سے سورج کا نکلنا (۵) حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا آسمان
سے اترنا (۶) یاجوج ماجوج کا نکلنا (۷) زمین میں تین مقامات میں لوگوں کا دھنس جانا۔ ایک مشرق میں دوسرے

مغرب میں اور تیسرے عرب میں (۱۰) اور ان سب کے آخر میں آگ یمن سے نکلے گی جو لوگوں کو گھر کر ان کے محشر میں پہنچا دیگی۔
 قیامت کی علامت بکری ہی میں سے مہدی آخر الزماں کا ظہور ان کی خلافت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ان کی اقتدا میں ایک نماز یعنی فجر کا پڑھنا وغیرہ بھی ہے۔ اور بحوالہ حدیث جن دس نشانیوں کا ذکر ہے ان سے پہلے حضرت امام مہدی کا ظہور ہوگا۔ چنانچہ امام سفارینی لکھتے ہیں:

ای من العلامات العظمیٰ وہی اولیٰها ان یشہر الامام المقتدی الخاتم

للائمۃ..... محمد المہدی (لوائح الانوار البہیۃ ص ۱۶)

قیامت کی بڑی یعنی قریب تر اور اولین نشانیوں میں خاتم الامم محمد مہدی کا ظہور ہے۔

بخاری میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک کے موقع پر قیامت کی چھ نشانیاں بتائیں جن میں سنی الاصفریٰ یعنی عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان صلح ہو جانے کا بھی تذکرہ فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ عیسائی بد عہدی کر کے تمہارے مقابلے میں آئیں گے۔ اس وقت ان کے انٹی جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار سپاہی ہوں گے یعنی ان کی مجموعی تعداد نو لاکھ ہوگی۔

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب مسلمان ہر طرف سے گھر جائیں گے اور ان کی حکومت صرف مدینہ منورہ سے خیر تک رہ جائے گی تو مسلمان مایوس ہو کر امام مہدی کی تلاش شروع کر دیں گے۔ وہ اس وقت مدینہ منورہ میں ہوں گے اور امانت کے بارگراں سے بچنے کی غرض سے مکہ مکرمہ چلے جائیں گے۔ مکہ کے لوگ انہیں پہچان لیں گے اور انکار کے باوجود ان سے بیعت خلافت کر لیں گے۔ خلافت کی خبر جب مشہور ہوگی تو ملک شام سے ایک لشکر آپ سے مقابلہ کے لیے نکلے گا، مگر اپنی منزل تک پہنچنے سے پہلے ہی مقام بیداء میں جو مکہ مدینہ کے درمیان ہے زمین میں دھنسا دیا جائے گا اس واقعہ کی اطلاع پا کر شام کے ابدال اور عراق کے متقی لوگ حضرت مہدی کی خدمت میں پہنچ جائیں گے۔ اس کے بعد آپ سے جنگ کے لیے ایک قریشی النسل بنو کلب پر مشتمل ایک لشکر بھیجے گا جس سے حضرت مہدی کی فوج جنگ کرے گی اور فتحیاب ہوگی۔

احادیث میں امام مہدی کا نام، ولدیت، علیہ وغیرہ بھی بیان کیا گیا ہے نیز ان کے زمانہ خلافت میں عدل و انصاف کی ہم گیری اور مال و دولت کی فراوانی کا تذکرہ بھی ہے۔ غرضیکہ امام مہدی کے متعلق اس کثرت سے احادیث مروی ہیں کہ اصول محدثین کے اعتبار سے وہ حد تو ترکو پہنچ گئی ہیں۔ چنانچہ امام ابوالحسن محمد بن اسحاق السبزی السجری السحاقط المتوفی ۳۶۳ھ اپنی کتاب مناقب الشافعی میں لکھتے ہیں:

وقد تواترت الاخبار واستفاضت بکثرة روايتها عن المصطفى صلی اللہ علیہ وسلم

فی المہدی وانہ من اہل بیتہ وانہ یملک سبع سنین ویملأ الارض عدلاً

وان عيسى عليه الصلوة والسلام يخرج فيساعده على قتل الدجال وانه يوم هذه
الامة وعيسى خلفه في طول من قصته وامركا (تهذيب التهذيب ج ١٢) في ضمن ترجمه محمد بن
خالد الجندب (المؤذن).

”امام مہدی سے متعلق مروی روایتیں اپنے راویوں کی کثرت کی بنا پر تو اترا اور نہت ہر عام کے درجہ میں پہنچ گئی
ہیں کہ وہ بیت رسول سے ہوں گے۔ سات سال تک دنیا میں حکومت کریں گے۔ اپنے عدل و انصاف
سے دنیا کو معمور کر دیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہو کر قتل دجال میں ان کی مساعدت اور نصرت
کریں گے اور اس امت میں مہدی ہی کی امامت میں عیسیٰ علیہ السلام ایک، نماز ادا کریں گے وغیرہ، طویل
واقعات ان کے سلسلے میں احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔

حافظ آبری کے اس قول کو حافظ ابن القیم نے المنار المنیف میں اور شیخ محمد بن احمد سفاری نے اپنی مشہور کتاب
لوائح الاوار البہیہ میں علامہ رمی بن یوسف الکرمی کی کتاب فوائد الفکر کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔ علاوہ ازیں امام القسری
صاحب الجامع لاحکام القرآن نے بھی التذکرہ فی احوال الموتی وامور الآخرہ میں اسے نقل کیا ہے۔
شیخ محمد البرزنجی المدنی المتوفی ۱۱۰۳ھ الاشاعۃ لاشراط الساعۃ ص ۱۱۲ پر لکھتے ہیں:

وقد علمت ان احادیث المہدی وخروجه آخر الزمان وانه من عترۃ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من ولد فاطمۃ رضی اللہ عنہا بلغت حد التواتر المعنوی
فلا معنی لانکارہا۔

”محقق طور پر معلوم ہے کہ مہدی سے متعلق احادیث کہ آخری زمانہ میں ان کا ظہور ہوگا اور وہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل اور فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں ہوں گے تو اتر معنوی کی حد کو
پہنچی ہوئی ہیں۔ لہذا ان کے انکار کی کوئی وجہ اور بنیاد نہیں ہے۔

امام سفاری نے کا بیان ہے:

قد کثرت الاقوال فی المہدی حتی قبل لامہدی الاعیسیٰ والصواب الذی
علیہ اهل الحق ان المہدی غیر عیسیٰ وانه یخرج قبل نزول عیسیٰ علیہ
السلام وقد کثرت بخروجه الروایات حتی بلغت حد التواتر المعنوی

وشاع ذلك بین علماء السنۃ حتی عد من معتقداتهم (لوائح الاوار البہیہ ج ۱ ص ۸)
حضرت مہدی کے بارے میں بہت سارے اقوال ہیں حتیٰ کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ہی مہدی ہیں
اور صحیح بات جس پر اہل حق ہیں یہ ہے کہ مہدی کی شخصیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے الگ ہے۔ ان کا
ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے ہوگا۔ ظہور مہدی سے متعلق روایات اتنی زیادہ ہیں کہ توڑ

معنوی کی حد کو پہنچ گئی ہیں اور علماء اہل سنت کے درمیان اس درجہ عام اور شائع ہو گئی ہیں کہ ظہور مہدی کو ماننا اہل سنت و الجماعت کے عقائد میں شمار ہوتا ہے۔

حضرت جابر، حذیفہ، ابو ہریرہ، ابو سعید خدری اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے منقول روایتوں کے ذکر اور نشان دہی کے بعد لکھتے ہیں:

وقد روى عن ذكر من الصحابة وغير ما ذكر منهم رضى الله عنهم بروايات متعددة وعن التابعين من بعدهم ما يفيد مجموعه العلم القطعي فالإيمان بخروج المهدي واجب كما هو مقرر عند أهل العلم ومدون في عقائد أهل السنة والجماعة (الضاحية)

اوپر مذکور حضرات صحابہ اور ان کے علاوہ دیگر اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان کے بعد تابعین سے اتنی روایتیں مروی ہیں کہ ان سے علم قطعی حاصل ہو جاتا ہے۔ لہذا ظہور مہدی پر ایمان لانا واجب ہے جیسا کہ یہ ام اہل علم کے نزدیک ثابت شدہ ہے اور اہل سنت اور جماعت کے عقائد میں مدون و مرتب ہے۔

یہی بات شیخ آسن بن علی البرہاری اکھبلی المتوفی ۳۲۹ھ نے بھی اپنے عقیدہ میں لکھی ہے عقیدۃ البرہباری کو ابن ابی لیلیٰ نے طبقات اسحاق بن علیہ میں شیخ البرہباری کے ترجمہ میں مکمل نقل کر دیا ہے۔

نواب صدیق حسن خاں قنوجی بھوپالی المتوفی ۱۳۸۸ھ اپنی تالیف الاذاعۃ لما کان ویکون بین یدی الساعة میں صراحت کرتے ہیں:

”والاحادیث الواردة في المهدي على اختلاف رواياتها كثيرة جداً تبلغ حد التواتر وهي في السنن وغيرها من دواوين الاسلام من المعاجم والمسانيد“ (ص ۵۲ مطبوعہ سال ۱۳۹۲ھ مطبع الصديقي بھوپال)

امام مہدی سے متعلق احادیث مختلف روایتوں کے ساتھ بہت زیادہ ہیں جو حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں یہ حدیثیں سنن کے علاوہ معاجم، مسانید وغیرہ اسلامی دفتروں میں موجود ہیں۔ اسی کتاب کے صفحہ ۵۲ پر لکھتے ہیں:

اقول، لا شك ان المهدي يخرج في آخر الزمان من غير تعيين لشهر وعام لما تواتر من الاخبار في الباب واتفق عليه جميع موراة خلفاء عن سلف الا من لا يعتد بخلافه“

میں کہتا ہوں اس بات میں ادنیٰ شک نہیں ہے کہ آخری زمانہ میں مادہ و سال کی تعیین کے بغیر امام

مہدی کا ظہور ہوگا کیوں کہ اس باب میں احادیث متواتر ہیں اور سلف سے خلف تک جمہور امت کا اس پر اتفاق ہے۔ البتہ بعض ایسے لوگوں نے اس میں اختلاف کیا ہے جن کے اختلاف کا اہل علم کے نزدیک کوئی اعتبار نہیں ہے۔

علامہ محمد بن جعفر الکتانی المتوفی ۳۴۵ھ اپنی مشہور تصنیف نظم المتناثر من السحدیث المتواتر میں رقم طراز ہیں:

وتتبع ابن خلدون فی مقدمته طرق احادیث خبر ووجه مستوعبا علی حسب وسعه فلم تسلم له من علة لكن ردوا علیه بان الاحادیث الواردة فیہ علی اختلاف روايتها كثيرة جدا تبلغ حد التواتر وهي عند احمد والترمذی والبیہقی وداؤد وابن ماجہ والحاکم والطبرانی والبیہقی والموصلی والبزار وغيرهم من دواوین الاسلام من السنن والمعجم والمسانید واسندوها الی جماعته من الصحابة فانكارها مع ذلك مما لا ينبغي، (ص ۱۳۵)

مشہور فیلسوف مؤرخ علامہ ابن خلدون نے اپنے مقدمہ میں اپنی وسعت علمی کے مطابق جملہ طرق احادیث کی تخریج کے استیعاب کی کوشش کی ہے اور نتیجتاً ان کے نزدیک کوئی حدیث علت سے خالی نہیں ہے۔ لیکن محدثین نے علامہ ابن خلدون کے اس خیال کو رد کر دیا ہے کیونکہ امام مہدی کے بارے میں وارد احادیث اپنے راویوں کے مختلف ہونے کے باوجود بہت زیادہ ہیں جو حد تواتر کو پہنچ گئی ہیں جنہیں امام احمد بن حنبل، امام ابو داؤد، امام ابن ماجہ، امام حاکم، امام طبرانی، امام ابویعلیٰ موصلی امام بزار وغیرہ نے دواوین اسلام یعنی سنن، معجم، مسانید میں روایت کی ہیں اور ان احادیث کو صحابہ کی ایک جماعت کی جانب منسوب کیا ہے۔ لہذا ان امور کے ہوتے ہوئے ان کا انکار کسی طرح مناسب و درست نہیں ہے۔

امام مہدی سے متعلق جن حضرات صحابہ سے حدیثیں منقول ہیں ان میں حسب ذیل اکابر صحابہ رضوان اللہ علیہم شامل ہیں:۔ خلیفہ راشد حضرت عثمان غنی، خلیفہ راشد حضرت علی مرتضیٰ، طلحہ بن عبید اللہ، عبدالرحمن بن عوف، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس، ام المومنین ام سلمہ، ام المومنین ام حبیبہ، ابو ہریرہ، ابوسعید خدری، جابر بن عبداللہ، انس بن مالک، عمران بن حصین، خذیفہ بن یمان، عمار بن یاسر، جابر بن ماجہ صدیقی، ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، عوف بن مالک رضی اللہ عنہم جمعین۔

علامہ ابن خلدون اگرچہ فی تاریخ اور علم الاجتماع میں بلند مقام و مرتبہ کے مالک ہیں لیکن محدث نہیں تھے۔ اس لئے اس باب میں ان کی بات علمائے حدیث اور ارباب جرح و تعدیل کے مقابلہ میں لائق قبول نہیں ہے۔ چنانچہ علامہ محمد بن جعفر الکتانی مزید لکھتے ہیں:

ولولا مخافة التطويل لاوردت ههنا ما وقعت عليه من احاديثه لاني رايت
الكثير من الناس في هذا الوقت يتشككون في امره ويقولون ماتري هل احاديثه
قطعية ام لا وكثير منهم يقف مع كلام ابن خلدون ويعتمد على - مع انه
ليس من اهل هذا الميدان والحق الرجوع في كل فن لاربابه

(نظم المتنائين من الحديث المتواتر ص ۱۱)

”اگر کتاب کے دراز ہو جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اس موقع پر امام مہدی سے متعلق ان احادیث کو درج
کرتا جن کی مجھے واقفیت ہے۔ کیوں کہ اس وقت بہت سارے لوگوں کو دیکھ رہا ہوں کہ انہیں امام
مہدی کے امر میں تردد ہے اور اس سلسلے میں وہ یقینی معلومات کے متلاشی ہیں اور دیگر بہت سے
لوگ ابن خلدون کے قول پر قائم اور اسی پر اعتماد کرتے ہیں جب کہ ابن خلدون اس میدان کے آدمی
نہیں تھے۔ اور حق تو یہ ہے کہ ہر فن میں اس فن کے ماہرین کی جانب رجوع کیا جائے۔“

ان ساری تفصیلات سے یہ بات روز بروز روشن کی طرح آشکارا ہو گئی کہ امام مہدی سے متعلق احادیث نہ صرف
صحیح وثابت ہیں بلکہ متواتر اور اپنے مدلول پر قطعی الدلالت ہیں جن پر ایمان لانا بحسب تصریح علامہ سفارینی واجب
اور ضروری ہے۔ اسی بنا پر ظہور مہدی کا مسئلہ اہل سنت والجماعت کے عقائد میں شمار ہوتا ہے البتہ اتنی بات ضرور
ہے کہ یہ اسلام کے اہم ترین اور بنیادی عقائد میں داخل نہیں ہے مسئلہ کی اسی اہمیت کے پیش نظر ہر دور کے محدثین و اکابر
علماء نے مسئلہ مہدی پر ضمناً و مستقلاً شرح و بسط کے ساتھ مدلل کلام کیا ہے جن میں سے بہت سی کتابوں کی نشاندہی
خود علامہ ابن خلدون نے بھی مقدمہ میں کی ہے۔

اسی طرح علماء حدیث اور ماہرین نے اس مسئلہ سے متعلق ابن خلدون کے نظریہ کی پرزور تردید کی ہے اور اصول
محدثین کی روشنی میں علامہ ابن خلدون کے ظاہر کردہ اشکالات کو دور کر کے ظہور مہدی کی حقیقت اور سچائی کو پورے
طور پر واضح کر دیا ہے۔

علماء امت کی ان مساعی جمیلہ کے باوجود ہر دور میں ایک ایسا طبقہ موجود رہا ہے جو علامہ ابن خلدون کے
بیان کردہ اشکالات سے متاثر ہو کر ظہور مہدی کے بارے میں شکوک و شبہات میں مبتلا رہا۔ اس لیے علمائے
دین بھی اپنے اپنے عہد میں حسب ضرورت تحریر و تقریر کے ذریعہ اس مسئلہ کی وضاحت کرتے رہے۔

حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ نے بھی اسی مقصد کے تحت یہ زیر نظر رسالہ مرتب کیا
تھا۔ چنانچہ اپنے ابتدائیہ میں لکھتے ہیں:

انه قد جرى ببعض اندية العلم ذكر المهدى الموعود فانكر بعض الفضلاء
الكاملين صحة الاحاديث الواردة فيه فأحببت ان اجمع الاحاديث

الصحيحه في هذا الباب واترك الحسان والضعاف رجاء انتفاع الناس
وتبليغ ما اتى به النبي عليه السلام وان لا يفتر الناس بكلام بعض المصنفين
الذين لا امام لهم بعلم الحديث كابن خلدون وغيره فانهم وان كانوا
من المعتمدين في التاريخ وامثاله فلا اعتد ادلهم في علم الحديث الخ
بعض مجالس عليه میں مہدی موعود کا ذکر آیا تو کچھ ماہرین علم نے مہدی موعود سے متعلق وارد حدیثوں کی
صحت سے انکار کیا تو مجھے یہ بات اچھی لگی کہ اس موضوع سے متعلق مروی حسن و ضعیف روایتوں سے
قطع نظر صحیح حدیثوں کو جمع کر دوں تاکہ لوگ اس سے منفع اٹھائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے فرمان کی تبلیغ بھی ہو جائے۔ نیز ان حدیثوں کے جمع و تدوین سے ایک غرض یہ بھی ہے کہ بعض
ان مصنفین کے کلام سے لوگ دھوکا نہ کھا جائیں جنہیں علم حدیث سے لگاؤ نہیں ہے جیسے علامہ
ابن خلدون وغیرہ یہ حضرات اگرچہ فن تاریخ میں معتمد و مستند ہیں لیکن علم حدیث میں ان کے قول کا
اعتبار نہیں ہے۔“

حضرت شیخ الاسلام نے اپنے اس رسالہ میں بطور خاص اس بات کا التزام فرمایا ہے کہ جن صحیح احادیث پر
علامہ ابن خلدون نے کلام کر کے ان کی صحت مشکوک ثابت کرنے کی کوشش کی تھی جرح و تعدیل سے متعلق ائمہ حدیث
کے مقرر کردہ اصول کی روشنی میں ان کی صحت و حجیت کو مدلل و مہربن کر دیا ہے۔ اس اعتبار سے یہ رسالہ ایک
قیمتی دستاویز کی حیثیت کا حامل ہے۔ اور اس موضوع پر لکھی گئی ضخیم کتابوں سے بھی زیادہ مفید ہے۔



کچھ باتیں کتاب کے متعلق

آج سے دس گیارہ سال پہلے کی بات ہے کہ ایک دن بیٹھا ماہنامہ الرشید ساہیوال کا خصوصی شمارہ مدنی و اقبال نمبر دیکھ رہا تھا۔ اس میں حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ کے غیر مطبوعہ مکاتیب کا ایک مختصر سا مجموعہ مرتبہ جناب محمد دین شوق صاحب بعنوان "مکتوبات مدنیہ" بھی شریک اشاعت ہے۔ (جسے بعد میں الگ سے پاکستان کے ایک مکتبہ نے شائع کر دیا ہے) اس مجموعہ کا تیسرا مکتوب جو ڈربن افریقہ کے کسی صاحب کے جواب میں ۲۲ صفر ۱۳۵۲ھ کو لکھا گیا ہے۔ اس میں امام مہدی آخر الزماں کے بارے میں حضرت شیخ الاسلام تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت امام مہدی قیامت سے پہلے بلکہ نزول عیسیٰ علیہ السلام اور خروج دجال اور قتلہ یا جوج و ماجوج و ذابۃ الارض و طلوع شمس من المغرب وغیرہ سے پہلے ظاہر ہوں گے۔ قیامت میں تو تمام انبیاء اور اولیاء کا اجتماع ہوگا۔ حضرت مہدی دنیا میں مذہب اسلام کی زندگی اور اس کی تقویت کے باعث ہوں گے۔ وہ اُس وقت ظہور فرمائیں گے جبکہ دنیا ظلم و ستم سے بھر گئی ہوگی۔ اُن کی وجہ سے دنیا عدل و انصاف دین و ایمان سے بھر جائے گی ان کا اور ان کے باپ کا نام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور آپ کے والد ماجد کے نام کے مطابق ہوگا۔ صورت بھی آپ کی صورت کے مشابہ ہوگی آپ ہی کی اولاد ہوں گے۔ یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسل میں سے۔"

مکہ مکرمہ میں ظاہر ہوں گے۔ اول جو جماعت ان کے ہاتھ پر بیعت کرے گی وہ تین سو تیرہ آدمی ہوں گے۔ حسبِ عددِ اصحاب بدر و اصحابِ طاوت۔ لوگوں میں یکبارگی انقلاب پیدا ہوگا۔ حجاز کی اصلاح کے بعد سیریا اور فلسطین وغیرہ کی اصلاح کریں گے۔ دارالسلطنت

بیت المقدس ہوگا۔ ان کی حکومت پانچ یا سات یا نو برس ہوگی۔ اس بارہ میں صحیح روایتیں تقریباً چالیس میری نظر سے گزری ہیں اور حسن وضعیف بہت زیادہ ہیں۔ ترمذی شریف، مستدرک حاکم، ابوداؤد مسلم شریف وغیرہ میں یہ روایات موجود ہیں۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر قیامت آنے میں صرف ایک دن باقی رہ جائے گا جب بھی اللہ تعالیٰ مہدی کو ضرور ظاہر کرے گا اور قیامت ان کے بعد لائے گا۔ لہذا اس میں بجز تسلیم کوئی چارہ نہیں۔ بہت سے مجتہدوں نے اب تک مہدی ہونے کا دعویٰ کیا مگر کسی میں یہ علامتیں نہیں پائی گئیں جو مہدی موعود کے متعلق ذکر کی گئی ہیں۔

میں نے مالٹا جانے سے پہلے مدینہ منورہ کے کتب خانہ میں تلاش کر کے صحیح صحیح روایتیں جمع کی تھیں، مگر افسوس کہ وہ رسالہ روسی انقلاب میں جانا رہا۔ اب میرے پاس وہ نہیں رہا اور جن لوگوں نے اس کو نقل

کیا تھا وہ بھی وفات پا گئے اور رسالہ پھرنے مل سکا۔ اس مکتوب سے پہلے نہ کسی سے سنا تھا اور نہ ہی کسی تحریر میں دیکھا تھا کہ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ کی اس موضوع پر کوئی تالیف ہے۔ اس لیے فطری طور پر اس نئے انکشاف پر بے حد مسرت ہوئی اور ساتھ ہی دل میں یہ خواہش بھی مچنے لگی کہ اے کاش کہ طرح یہ قیمتی رسالہ دستیاب ہو جاتا تو اسے شائع کر دیا جاتا، لیکن حضرت کے اس آخری جملے سے کہ اب میرے پاس وہ نہیں رہا۔۔۔ اور رسالہ پھر مل نہ سکا۔ ایک طرح کی مایوسی طاری ہو جاتی اسی بیم ورجا اور اُمید و نا اُمید کی مل جلی کیفیت کے ساتھ اس ڈر مکنون کی طلب و تحصیل کی تدبیریں سوچنے لگا۔ ایک دن اچانک دل میں یہ بات آئی کہ اس انقلاب میں حضرت کا سارا اثاثہ حکومت نے ضبط کر لیا تھا اس لیے ممکن ہے کہ اس ضبطی کے بعد آپ کی کتابیں اور دیگر کاغذات کسی سرکاری کتب خانے میں جمع کر دیے گئے ہوں۔ اس موہوم خیال نے دھیرے دھیرے جڑ پکڑ لیا اور نا اُمید ہی پر اُمید کا غلبہ ہو گیا۔ بالآخر اس خیال کا اظہار اپنے لائق صدا احترام اور مشفق و مہربان رفیق بلکہ بزرگ صاحبزادہ محترم مولانا سید ارشد مدنی اعلیٰ اللہ مراتب سے کیا اور ان سے عرض کیا کہ حرمین شریفین کے سفر میں اہم سکرمٹس وغیرہ میں لگا کر۔۔۔ میں رکھ رہے کہ کب۔۔۔ گمشدہ رسالہ مل جائے، جو کہ مولانا موصوف

کو حضرت شیخ قدس سترہ کے بعض تلامذہ کے ذریعہ یہ بات پہنچی تھی کہ دورانِ درس حضرت نے اس رسالہ کا تذکرہ فرمایا تھا اس لیے اس تراثِ علمی جس کے وہ سچے حقدار ہیں ان میں خود طلب و جستجو کی فکر تھی، چنانچہ حسبِ معمول عمرہ و زیارت کے لیے شعبان میں حرمین شریفین حاضر ہوئے تو اہل علم و خبر سے اس سلسلے میں معلومات کی مگر کمیں کوئی تسلیغ نہ مل سکا۔ دوسرے سال جب پھر جانا ہوا تو مزید معلومات حاصل کیں۔ وہاں مقیم بعض لوگوں نے نشاندہی کی کہ اگر یہ رسالہ ضائع نہیں ہوا ہے تو اندازہ ہے کہ مکتبہ الحرم مکہ معظمہ میں ضرور ہوگا۔ مولانا موصوف مکتبہ الحرم پہنچ گئے اور خدا کی قدرتِ مخطوطات کی فرست میں یہ مل گیا اور خود شیخ الاسلام قدس سترہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا۔ چنانچہ اس کا فوٹو لے لیا۔ اس طرح تقریباً پون صدی کی گم نامی کے بعد یہ نادر و قیمتی علمی سترہ دوبارہ معرضِ وجود میں آگیا۔

حضرت شیخ الاسلام قدس سترہ کے مکتوب سے پتہ چلتا ہے کہ یہ رسالہ امام مہدی سے متعلق صحیح چالیس احادیث پر مشتمل تھا اور بعض لوگوں نے اس کی نقل بھی لی تھی۔ مگر دستیابِ مخطوط میں کل ۳۷ احادیث ہیں پھر اس میں متعدد مقامات پر حک و فک بھی ہے۔ بعض جگہ بہت قلمی بھی ہے اس لیے اندازہ یہ ہے کہ یہ مبیفہ کی بجائے اصل مسودہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

مہدی موعود سے متعلق بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں بعض نہایت مفصل اور ضخیم بھی ہیں، لیکن یہ مختصر رسالہ اس اعتبار سے خاص اہمیت و افادیت کا حامل ہے کہ اس میں صرف صحیح احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔ جب کہ دوسری کتابوں میں اس کا التزام نہیں ہے۔ علاوہ ازیں امام ابن خلدون نے اپنے مقدمہ میں مہدی موعود سے متعلق وارد احادیث پر جو ناقدانہ کلام کیا ہے جس سے متاثر ہو کر بہت سے اہل علم بھی مہدی موعود کے ظہور کے بارے میں منکر یا متردد ہیں حضرت شیخ نے علامہ ابن خلدون کے اٹھائے ہوئے سارے اعتراضات کا اسمائے رجال اور اصولِ محدثین کی روشنی میں جائزہ لے کر مدلل طور پر ثابت کر دیا ہے کہ ان کے یہ اعتراضات درست نہیں ہیں اور بلاریب رسالہ میں منقول احادیث صحیح و نجت ہیں۔ اس لیے یہ رسالہ بقامت کثر و بقیمت بہتر کا صحیح مصداق ہے۔ احقر نے اپنی بضاعت و ہمت کے مطابق اس نادر و بیش بہا علمی تحفہ کو مفید سے مفید تر بنانے کی پوری کوشش کی ہے۔ حضرت شیخ الاسلام قدس سترہ نے جن کتبِ حدیث سے احادیث نقل کی ہیں۔ ان کے جلد و صفحہ کا حوالہ دے دیا ہے۔ اسی طرح رجالِ سند پر حضرت نے

جہاں جہاں کلام کیا ہے۔ اُس کا حوالہ نقل کر دیا ہے اور حسبِ ضرورت بعض رجال پر حضرت کے مختصر کلام کی تفصیل کر دی ہے۔ بعض احادیث کے بارے میں نشاندہی کر دی ہے کہ کن کن ائمہ حدیث نے ان کی تخریج کی ہے۔ غریب و مشکل الفاظ کی کتب لغت سے تشریح بھی نقل کر دی ہے۔ اسی کے ساتھ رسالہ کو مکمل تر بنانے کی غرض سے بطور تکملہ آخر میں چند احادیث صحیحہ کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ پھر اس قیمتی علمی سرمایہ کو مفید عام بنانے کی غرض سے تمام حدیثوں کا ترجمہ بھی کر دیا ہے۔ والحمد للہ الذی بنعمته تتم الصالحات وصلى الله على النبي الكريم وعلى جميع اصحابه وبارك وسلم۔

حبیب الرحمن قاسمی
خادم التدریس دارالعلوم دیوبند

بسم الله الرحمن الرحيم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ
شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلِّهِ فَلَا هَادِيَ لَهُ
وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ
وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ، أَمَّا بَعْدُ، فَيَقُولُ أَحَقَرُ طَلَبَةِ الْعُلُومِ الدِّينِيَّةِ بِلَدَةِ سَيِّدِ الْإِنَامِ وَخَيْرِ
الْبَرِيَّةِ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ أَلْفَ أَلْفِ صَلَاةٍ وَنُحْبَةٍ، الرَّاجِي عَفْوَرِيهِ الصُّمْدِ عَبْدُهُ الْمَدْعُوُّ
بِحُسْنِ أَخَذٍ غَفَرَلَهُ وَلِوَالِدَيْهِ وَمَشَائِخِهِ الرَّؤُوفِ الْآخِذُ، إِنَّهُ قَدْ جَرَى بِنَعَضِ أُنْدِيَّةِ
الْعِلْمِ ذِكْرُ الْمُهْدِي الْمَوْعُودِ فَانْكَرَ بَعْضُ الْفُضَلَاءِ الْكَامِلِينَ صِحَّةَ الْآحَادِيثِ الْوَارِدَةِ
فِيهِ فَأَخْبِثُ أَنْ أَجْمَعَ الْآحَادِيثَ الصَّحِيحَةَ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَتْرِكَ الْحِسَانَ وَالضَّعَافَ
رَجَاءَ انْتِفَاعِ النَّاسِ وَتَبْلِيغِ مَا أَتَى بِهِ النَّبِيُّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَأَنْ لَا يَغْتَرَّ النَّاسُ
بِكَلَامِ بَعْضِ الْمُصَنِّفِينَ الَّذِينَ لَا إِيْمَانَهُمْ بِعِلْمِ الْحَدِيثِ كَمَا بَيَّنَّ خُلْدُونُ (۱) وَغَيْرُهُ
حمد و صلوة کے بعد — تمام مخلوق کے سردار اور تمام مخلوق میں سب سے بہتر ہستی ران
پر اللہ کی کروڑوں رحمتیں ہوں، کے شہر (مدینہ طیبہ) کے دینی طلباء میں سے سب حقیر بندہ جو
اپنے بے نیاز پروردگار کی رحمت کا اُمیدوار ہے جسے حسین احمدؒ کہا جاتا ہے۔ خدائے مشفق و
مہربان وحدہ لا شریک اُس کی اور اُس کے والدین کی مغفرت فرمائے۔ عرض رساں ہے کہ بعض مجالس
علمیہ میں مہدی موعود کا ذکر آیا تو کچھ ماہرین علم نے مہدی موعود سے متعلق وارد حدیثوں کی صحت سے
انکار کیا تو مجھے یہ بات اچھی لگی کہ اس موضوع سے متعلق مروی حسن وضعیف روایتوں سے قطع نظر صحیح
حدیثوں کو جمع کر دوں تاکہ لوگ اس سے نفع اُٹھائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی تبلیغ بھی ہو
جائے، نیز ان حدیثوں کی جمع و تدوین سے ایک غرض یہ بھی ہے کہ بعض اُن مصنفین کے کلام سے لوگ دھوکا نہ
کھا جائیں جنہیں علم حدیث سے لگاؤ نہیں ہے جیسے علامہ ابن خلدون وغیرہ یہ حضرات اگرچہ فن تاریخ میں

(۱) قاضی القضاة عبد الرحمن بن محمد بن خلدون الأندلسی الحضرمی المالکی المتوفی ۸۰۸ھ وک
فی تونس سنة ۷۳۲ھ مؤرخ وفيلسوف ورجل مینسی درس المنطق والفلسفة والفقه والتاریخ فعينه
لیو سلطان تونس والی الکتابۃ ثم سافر إلى الأندلس فانتد به ابن الأحرر صاحب عرناطة سفیرا
إلى ملک قشتالة ثم رحل إلى مصر ودرس فی الأزهر وتولى قضاء المالکیة ولم یترک بزی القضاة
محفظا بزی بلاده وعزل و أعيد وتوفی فجاءة فی القاهرة کلن فصیح المنطق جمیل الصورة عاقلا

قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُو عِيْسَى مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ سُوْرَةَ التِّرْمِذِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى
فِي جَامِعِهِ (۱)

(۱) حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ أَصْبَاطٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْقُرَشِيِّ نَائِبُ نَاسُفِيَّانِ الثُّوْرِيِّ عَنْ عَاصِمِ
بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرَّ (۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ، لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِي (۳)
إِسْمِي ، ، الْخ . وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ (۴)

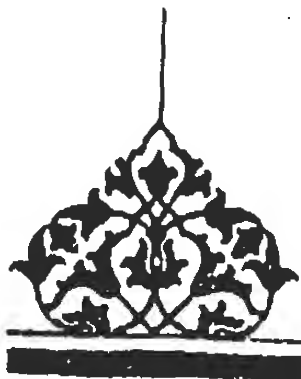
امام حافظ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورت ترمذی رحمہ اللہ اپنی کتاب ”جامع ترمذی“ میں فرماتے ہیں۔
(۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا اس وقت
تک ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ ~~یہودی~~ (آلِ اولاد) میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ ہو جائے جس کا نام
میرے نام کے مطابق (یعنی محمد ہوگا) ~~تحدیث صحیحہ~~

(۱) محمد بن عیسیٰ بن سورت بن موسیٰ السلمی البوعی الترمذی ابو عیسیٰ توفی سنة ۳۷۹ ھ من
لئمة علماء الحديث وحفاظه من اهل ترمذ (على نهر جيحون) تعلم على البخاري وشاركه في بعض
سيوخه وقام برحلات إلى خراسان والعراق والحجاز وعمر في آخر عمره وكان يضرب به المثل في
الحفظ مات به ترمذ من تصانيفه الجامع الكبير المعروف باسم الترمذی في الحديث مجلدان والشمائل
النبوية والتاريخ والمثل في الحديث (الاعلام ج ۲ ص ۳۲۲).

(۲) زر في المغنی زرٌ بکسر زای وشدة راء.

(۳) يواطی ای يوافق ويحاذ.

(۴) الترمذی ج ۲ ص ۴۷.



(۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجُبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ نَاسُفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِنُ اسْمُهُ إِسْمٰى قَالَ عَاصِمٌ وَحَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمًا لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَلِي. اهـ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ (۱)

وَقَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ أَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْقُشَيْرِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى. (۳) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَيْسَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَامِرِيِّ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهِكٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ (۲) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اہل بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو دہرا کر دیں گے یہاں تک کہ وہ شخص (یعنی مہدی) خلیفہ ہو جائے۔ وترمذی ۲۵ ص ۴۴۴

ان دونوں حدیث پاک کا حاصل یہ ہے اس مرد اہل بیت کا قیامت کے آنے سے پہلے خلیفہ ہونا ضروری ہے۔ اس کی خلافت کے بعد ہی قیامت آئے گی۔

حضرت اُمّ المؤمنین (یعنی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زمانہ قریب میں تم معظمہ کے اندر ایک قوم پناہ گزیں ہوگی جو شوکت و محنت اور افرادی اور جمعیوں کی طاقت سے تمہی دست ہوگی۔ اس سے جنگ کے لیے ایک لشکر (ملک شام سے) چلے گا۔ یہاں تک کہ یہ لشکر جب (مکہ مدینہ کے درمیان) ایک چٹیل میدان میں پہنچے گا تو اسی جگہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا

(۱) لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمًا لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَلِي. (۲) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. (۳) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ. (۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اہل بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو دہرا کر دیں گے یہاں تک کہ وہ شخص (یعنی مہدی) خلیفہ ہو جائے۔ وترمذی ۲۵ ص ۴۴۴

(۲) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. (۳) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ. (۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اہل بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو دہرا کر دیں گے یہاں تک کہ وہ شخص (یعنی مہدی) خلیفہ ہو جائے۔ وترمذی ۲۵ ص ۴۴۴

وَسَلَّمَ قَالَ سَيَعُودُ بِهَذَا الْبَيْتِ يَعْنِي الْكَعْبَةَ قَوْمٌ لَيْسَ لَهُمْ مَنَعَةٌ (۱) وَلَا عَذْدٌ وَلَا عِدَّةٌ يَتَعَثُّ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءِ (۲) مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ - قَالَ يُوسُفُ وَأَهْلُ الشَّامِ يَوْمَئِذٍ يَسِيرُونَ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ أُمِّ وَاللَّهِ مَا هُوَ بِهَذَا الْجَيْشِ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى عَنْهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ عَبَثٌ (۳) رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَنَعْتَ شَيْئًا فِي مَنَامِكَ لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ فَقَالَ الْعَجَبُ إِنَّ نَاسًا مِنْ أُمَّتِي يَوْمُونَ بِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ لَجَأَ بِالْبَيْتِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک دوسری روایت میں یوں مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبیند کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک میں (خلافتِ معمول) حرکت ہوئی تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج نیند میں آپ سے ایسا کام ہوا جسے آپ نے (اس سے پہلے) کبھی نہیں کیا؟ اس سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا عجیب بات ہے کہ کعبۃ اللہ میں پناہ گزین ایک قریشی (یعنی مہدی) سے جنگ کے ارادے سے میری اُمت کے کچھ لوگ آئیں گے اور جب مقامِ بیدار یعنی مکہ و مدینہ کے درمیان واقع چٹیل بیابان میں پہنچیں گے تو زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول ان میں تو بہت سے راہ گیر بھی ہو سکتے ہیں جو اتفاقاً راستہ میں ان کے ساتھ ہو گئے ہوں گے تو انھیں کس جرم میں دھنسا یا جاتے گا، آپ نے فرمایا ہاں ان میں کچھ بارادۂ جنگ آنے والے ہوں گے، کچھ مجبور ہوں گے۔ (یعنی زبردستی انھیں ساتھ لے لیا جائے گا) اور کچھ راہ گیر ہوں گے۔ یہ سب کے سب اکٹھا دھنسا دیے جائیں گے۔ البتہ قیامت میں ان کا حشر ان کی نیتوں کے لحاظ سے ہوگا۔

مطلب یہ ہے کہ نذرِ عذاب کے وقت مجرمین کے ساتھ رہنے والے بھی عذاب سے محفوظ

(۱) منعة بفتح الميم وكسر هاء اي ليس لهم من يحمهم ويمنعهم.

(۲) البیداء كل أرض لمصاه لا شيء بها.

(۳) عبث فعل معناه اضطرب بجسمه وقيل حرك لطفه كمن يأخذ شيئاً لو يدفعه.

الطَّرِيقَ قَدْ يَجْمَعُ النَّاسُ قَالَ نَعَمْ فِيهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ (۱) وَالْمَجْبُورُ وَابْنُ السَّبِيلِ يَهْلِكُونَ
 مَهْلَكًا وَاحِدًا وَبُضْرُونَ مَصَادِرَ شَتَّى يَتَغَنَّهُمُ اللَّهُ عَلَى نِيَّاتِهِمْ . اه (۲)
 (۴) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لِرُحْمَنِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ
 عَنِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ
 يُوشِكُ أَهْلُ الشَّامِ أَنْ لَا يُجِبِيَ إِلَيْهِمْ دِينَارٌ وَلَا مُدٌّ (۳) . قُلْنَا مِنْ أَيْنَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ
 قَبْلِ الرُّومِ ثُمَّ سَكَتَ هُنَيْئَةً ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي
 آخِرِ أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَحْتَنِي (۴) الْمَالَ حَتِيًّا وَلَا يَعُدُّهُ غَدًا قَالَ قُلْتُ لِأَبِي نَضْرَةَ وَأَبِي الْعَلَاءِ
 أَتَرَيَانِ أَنَّهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَا لَا الْخ (۵)

نہیں ہوں گے، بلکہ عذاب کی ہر گیری میں وہ بھی شامل ہوں گے، البتہ قیامت کے دن سب کے ساتھ معاملہ
 ان کی نیت و عمل کے مطابق ہوگا۔ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۸۸)

ابو نضرہ تابعی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبد اللہ کی خدمت میں تھے کہ انھوں نے فرمایا
 قریب ہے وہ وقت جب اہل شام کے پاس نہ دینار لاتے جاسکیں گے اور نہ ہی غلہ، ہم نے
 پوچھا یہ بندش کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رومیوں کی طرف
 سے۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ میری
 آخری اُمت میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی خلیفہ مہدی) جو مالِ لپ بھر بھر دے گا، اور اسے
 شمار نہیں کرے گا۔

اس حدیث کے راوی البحریری کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے شیخ) ابو نضرہ اور ابو العلاء سے دریافت
 کیا۔ کیا آپ حضرات کی رائے میں حدیثِ پاک میں مذکور خلیفہ حضرت عمر بن عبد العزیز نہیں؟ تو اُن
 دونوں حضرات نے فرمایا نہیں یہ خلیفہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے علاوہ ہوں گے۔ (مسلم ۲ ص ۳۹۵)

(۱) الْمُسْتَبْصِرُ فَهُوَ الْمُسْتَقِيمُ لِأَنَّ الْقَلْبَ لَهْ عَمَدًا .

(۲) صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۸۸ وقد ذكر مسلم الحديث قبل هذه الرواية من رواية لم يلمعه

(۳) مدی مکال فی الشام ومصر بجمع ۱۹ صاعا.

(۴) يحتن حنيا وحنوا هو الحفن باليدین.

(۵) صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۹۵ وقد ذكر مسلم بعد هذه الرواية عن أبي سعيد الخدري نحوه..

قُلْتُ وَلَا يُقْلَقُ أَنَّكَ لَا لِحُدُ فِي شَيْءٍ مِنْ هَذِهِ الرِّوَايَاتِ ذَكَرَ الْمُهْدِيُّ أَنَّ الْأَحَادِيثَ الصَّحِيحَةَ الَّتِي سَيَاتِي ذَكَرَهَا تُصَرِّحُ أَنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ الْعَائِدُ بِالْبَيِّنَاتِ إِنَّمَا هُوَ الْمُهْدِيُّ وَكَذَلِكَ الْخَلِيفَةُ الَّتِي يَخْفَى الْمَالُ حَتَّى هُوَ الْمُهْدِيُّ وَأَنَّ الْأَحَادِيثَ يُفَسِّرُ بَعْضُهَا بَعْضًا كَمَا لَا يَخْفَى عَلَى مَنْ لَهُ نَوْعُ الْإِمَامِ بِالْحَدِيثِ وَاللَّهِ أَعْلَمُ.

وَقَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ (۱)، بَنُ الْأَشْعَثِ السَّجِسْتَانِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي سُنَنِهِ.

(۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُتَيْدٍ حَدَّثَهُمْ حَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ أَبُو بَكْرٍ يَغْنَى ابْنَ عِيَّاشٍ حَ وَثَنَا مُسَدَّدُنا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَ وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَاعِيْتُ اللَّهَ بْنَ مُوسَى أَنَا زَائِدَةُ حَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَى عُتَيْدُ اللَّهِ بْنَ مُوسَى عَنْ فِطْرِ الْمَغْنَى كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ يَتَّقِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ قَالَ زَائِدَةُ لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَبْعَثَ رَجُلًا مِنِّي أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِي اسْمُهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ بِاسْمِ أَبِي زَادٍ فِي حَدِيثِ فِطْرِ

(تنبیہ) او پر مذکور ان احادیث میں اگرچہ صراحتاً خلیفہ مہدی کا ذکر نہیں ہے لیکن دیگر صحیح حدیثوں میں صاف طور پر مذکور ہے کہ کعبۃ اللہ میں پناہ لینے والے خلیفہ مہدی ہی ہوں گے جن سے جنگ کے لیے سفیان کا شکر شام سے چلے گا اور جب مقام بیدل میں پہنچے گا تو دھنسا دیا جائیگا اسی طرح صحیح احادیث میں یہ تصریح موجود ہے کہ بغیر شمار کیے لپ بھر بھر مال عطا کرنے والے خلیفہ مہدی ہی ہیں اس لیے بلا ریب ان مذکورہ حدیثوں میں خلیفہ مہدی کی طرف واضح اشارہ ہے اور یہ حدیثیں انہی سے متعلق ہیں۔

(۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دنیا کا

(۱) الحافظ الحجة سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير الأزدي السجستاني أبو داود لملم أهل الحديث في زمانه أصله من سجستان رحل رحلة كبيرة وتوفي بالبصرة سنة ۲۷۵هـ له السنن في جزئين وهو أحد الكتب الستة جمع فيه ۴۸۰۰ حديثاً اقتخبها من ۵۰۰۰۰۰ حديثاً وله المراسيل الصغيرة في الحديث وكتاب الزهد. مخطوطة في خزنة القرويين بخط اندلسي والبعث والنشور مخطوطة رسالة وتسمية الاخوة مخطوطة رسالة: الاعلام ج ۳ ص ۱۶۲.

يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَغَدْلًا كَمَا مِلْتُمْ ظُلْمًا وَجَوْرًا وَقَالَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ لَا تَذْهَبُ أَوْلَا
تَنْقُضِي الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوْاطِي اسْمُهُ اسْمِي قَالَ أَبُو دَاوُدَ
لَقِطُ عَمْرٍو وَابْنُ بَكْرٍ بِمَعْنَى سُفْيَانَ. (۱)

قُلْتُ مَذَارُ هَذِهِ الْبَرَوَايَةِ عَلَى عَاصِمٍ^(۲) بْنِ يَهْدَلَةَ الْمَعْرُوفِ بِابْنِ أَبِي النُّجُودِ أَخِي الْقَرَاءِ الشَّيْبَةِ
أَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ رَجَعَهُمَا اللَّهُ تَعَالَى مَقْرُونًا وَالْأَزْبَعَةُ، وَثَقَّه أَخْذًا وَالْبَعْجَلِيُّ وَيَقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ
وَأَبُو زُرْعَةَ وَأَمَّا زُرُّهُوَ ابْنُ حَيْثَرِ الْأَسَدِيُّ الْكُوفِيُّ أَخْرَجَ لَهُ الْبُسْتُ وَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ الصَّخَابِيُّ الْفَقِيهُ الْمَعْرُوفُ فَعَلِمَ بِمَا ذُكِرَ أَنَّ الْحَدِيثَ صَحِيحٌ عَلَى شَرَطِهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَاجِمُ
فِي مُسْتَدْرَكِهِ مَانَعَهُ وَالْحَدِيثُ الْمَفْسَرُ بِذَلِكَ الطَّرِيقِ وَطُرُقِ حَدِيثِ عَاصِمٍ عَنْ زُرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ كُلُّهَا
صَحِيحَةٌ أَيْ كُلُّ طَرَفٍ صَحِيحَةٌ عَلَى مَا أَصْلَتْهُ فِي هَذَا الْكِتَابِ بِالِاجْتِنَاحِ بِأَخْبَارِ عَاصِمٍ ابْنِ أَبِي
النُّجُودِ إِذْ هُوَ إِمَامٌ مِنَ أَلَمَةِ الْمُسْلِمِينَ (۳)

(۶) حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنِ الْقَاسِمِ
بْنِ أَبِي بَرَّةَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا يَوْمٌ لَبَعَثَ اللَّهُ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ بَيْتِي يَمْلَأُهَا غَدْلًا كَمَا مِلْتُمْ

صرف ایک دن باقی بچے گا تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو دراز فرمادیں گے تاکہ میرے اہل بیت سے ایک
شخص کو پیدا فرمائیں جس کا نام اور ولدیت میرے نام اور ولدیت کے مطابق ہوگی۔ وہ زمین کو مدلل
انصاف سے بھر دے گا۔ (یعنی پوری دنیا میں مدل و انصاف ہی کی حکمرانی ہوگی) جس طرح وہ
را اس سے پہلے، ظلم و زیادتی سے بھری ہوگی۔
(ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۸)

(۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اگر زمانہ سے ایک ہی

(۱) سنن ابی داؤد لول کتاب المہدی ج ۲ ص ۵۸۸.

(۲) عاصم بن یھنلہ راجع تہذیب التہذیب ج ۵ ص ۳۵ و خلاصہ التذہیب ص ۱۸۱ و زر بن

حبوش تہذیب التہذیب ج ۳ ص ۲۷۷.

(۳) المستدرک کتاب الفتن والملاحم ج ۲ ص ۵۵۷ - وقال صاحب عون المعبود مسکت عنه ابو

داؤد والمنذری وابن القيم وله مشاہد صحیح من حدیث علی عند ابی داؤد ورواہ الترمذی کما مر

و ابن ماجہ وأحمد من حدیث ابی سعید الخدری نا الحدیث، صحیح بشواہدہ واللہ اعلم.

جَوْرًا الخ (۱).

أَقُولُ أَمَّا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ فَهُوَ عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُثْمَانَ التَّبَسِيُّ أَبُو الْحَسَنِ الْكُوفِيُّ الْحَافِظُ أَحَدُ الْأَعْلَامِ أَخْرَجَ لَهُ الشُّيْخَانُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ ابْنُ مَعِينٍ ثِقَةٌ أَمِينٌ (۲) وَأَمَّا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ فَهُوَ عَمْرُو بْنُ خَدَّاجٍ الزُّهَيْرِيُّ التَّبَسِيُّ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ أَبُو نُعَيْمٍ الْكُوفِيُّ الْعَلَابِيُّ الْأَخْوَلُ الْحَافِظُ الْعَالِمُ قَالَ أَحْمَدُ ثِقَةٌ يَفْظَانُ عَارِفٌ بِالْحَدِيثِ وَقَالَ الْفَسَوِيُّ أَجْمَعَ أَصْحَابُنَا عَلَى أَنَّ أَبَا نُعَيْمٍ كَانَ غَايَةً فِي الْإِتْقَانِ أَخْرَجَ لَهُ السِّتَّةُ، وَأَمَّا فَطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ الْقُرَشِيُّ الْمَخْزُومِيُّ أَبُو بَكْرٍ الْخَلَّاطُ الْكُوفِيُّ أَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِيُّ وَالزَّازَنَةُ وَثَقَّةٌ أَحْمَدُ وَابْنُ مَعِينٍ وَالْعَجَلِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ. أَمَّا الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بَرَّةَ (۳) فَهُوَ أَبُو الطُّفَيْلِ فَهُوَ عَامِرُ بْنُ وَائِلَةَ الْكُتَابِيُّ اللَّيْثِيُّ أَحَدُ الصَّحَابَةِ وَآخِرُهُمْ وَقَاتَا عَلَى الْإِطْلَاقِ وَ أَخْرَجَ لَهُ السِّتَّةُ وَالْحَافِظُ أَنَّ الْحَدِيثَ صَحِيحٌ (۴) عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى.

(۷) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ الرَّقِيِّ ثَنَا أَبُو الْمَلِيعِ الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ عَنْ زِيَادِ بْنِ بَيَّانٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْفَهْدِيُّ مِنْ

دن باقی رہ جائے گا (جب بھی) اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو بھیجے گا جو زمین کو بکلا

انصاف سے سمور کر دے گا جس طرح وہ (اس سے قبل) ظلم سے بھری ہوگی۔ ایضاً

(۷) حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مہدی میری نسل اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اولاد سے ہوگا۔ ابو داؤد ج ۲ ص ۵۸۸

(۱) سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۵۸۸.

(۲) عثمان بن ابی شیبہ روى عنه الجماعة سوى الترمذى وسوى النسائى فروى فى اليوم والليلة عن زكريا بن يحيى السجزي عنه ومسنده على بن ابي بكر المروزي عنه - تهذيب التهذيب ج ۷ ص ۱۳۵ - الفضل بن دكين ولا منة ۱۳۰ هـ ومات سنة ۲۱۸ روى عنه البخارى فاكهتر راجع تهذيب التهذيب ج ۸ ص ۲۱۳ وخلاصة تذهيب ص ۳۰۸ - فطر بن خليفة القرشى المخزومى مولاهم ابو بكر الخطاط الكوفى قال المعلى كوفى ثقة حسن الحديث وكان فيه تشيع قليل وقال النسائى: ليس به وقال فى موضع آخر ثقة، حافظ، كسب مات سنة ۱۵۳ هـ روى له البخارى مقرونا وقال ابن سعد كان ثقة ان شاء الله ومن الناس من يستضعفه وكان لا يدع احدا يكتب عنه وكان احمد بن حنبل يقول هو خشن مفرط (اي من الخشونة فرقة من الجهمية) قال الساجى وكان يقدم علينا على عثمان وقال السعدي زلف غير ثقة وقال الدار قطنى فطر زلف ولم يحتج به البخارى وقال عدى له احديث صلحة عند الكوفيين وهو متمسك وارجو انه لا يلس به تهذيب التهذيب ج ۸ ص ۲۷۰ وخلاصة تذهيب ص ۳۱۱.

عُثْرَتِي (١). مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَ سَمِعْتُ أَبَا الْمَلِيحِ ثُنَى عَلَى بَنِيهِ نَقِيلُ
وَيُذَكِّرُ مِنْهُ سَلَاخًا (٢)

أَقُولُ أَمَّا أَحْمَدُ بْنُ (٣) إِبْرَاهِيمَ فَهُوَ أَبُو عَلِيٍّ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ خَالِدِ الْمُوصِلِيِّ نَزِيلُ بَغْدَادَ
كَتَبَ عَنْهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَقَالَ لَابَّاسُ بِهِ وَقَالَ صَاحِبُ تَارِيخِ الْمُوصِلِ كَانَ
ظَاهِرَ الصَّلَاحِ وَالْفَضْلِ وَذَكَرَهُ ابْنُ جِبَانَ فِي الثَّقَاتِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْجُنَيْدِ عَنْ ابْنِ مَعِينٍ ثِقَةً
صَدُوقٌ أَخْرَجَ لَهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ فِي تَفْسِيرِهِ وَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ (٤) بْنُ جَعْفَرِ الرُّقِيِّ فَهُوَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ غَيْلَانَ الْأُمَوِيُّ وَثِقَةٌ أَبُو حَاتِمٍ أَخْرَجَ لَهُ السَّيِّئَةُ وَأَمَّا أَبُو الْمَلِيحِ (٥) الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ
فَهُوَ ابْنُ يَحْيَى الْفَزَارِيُّ أَبُو الْمَلِيحِ الرُّقِيُّ قَالَ أَحْمَدُ ثِقَةً صَاحِبُ الْحَدِيثِ صَدُوقٌ أَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا
وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ أَبُو زُرْعَةَ ثِقَةً وَقَالَ أَبُو حَاتِمٍ يُكْتَبُ حَدِيثُهُ وَذَكَرَهُ ابْنُ جِبَانَ فِي
الثَّقَاتِ وَقَالَ الدَّارِ قُطَيْبِيُّ ثِقَةً وَقَالَ عُثْمَانُ الدَّارِمِيُّ عَنْ ابْنِ مَعِينٍ ثِقَةً وَأَمَّا زِيَادُ بْنُ (٦) بَيَانَ فَهُوَ الرُّقِيُّ

(٣) القاسم بن أبي بزة (بزة بفتح الموحدة وتشديد الزاي) المغزومي مولاهم وجده من فارس اسلم
على يد السائب بن صيفي وكلن ثقة قليل الحديث وقال ابن حبان لم يسمع التصدير من مجاهد احد غير
القاسم وكل من يروي عن مجاهد التصدير فلتما اخذه من كتاب القاسم وذكر البخاري في الاوسط بسنده
مات سنة ١١٥ هـ تهذيب التهذيب ج ٨ ص ٢٧٨ وخلاصة تهذيب ص ٣١١.

(٤) وفي مشكوة المصابيح ج ٣ ص ٤٧٠ من عُثْرَتِي من ولاد فاطمة.

(١) عُثْرَتِي قَالَ الْخَطْبِيُّ الْعُتْرَةُ وَلَدَ الرَّجُلِ مِنْ صُلْبِهِ وَقَدْ تَكُونُ الْعُتْرَةُ الْأَقْرَبَاءُ وَبَنَى الْعُمَرَاءُ.

(٢) سنن أبي دلاود لول كتاب المهدي ج ٢ ص ٥٨٨.

(٣) أحمد بن إبراهيم بن خالد الموصلي تهذيب التهذيب ج ١ ص ٨.

(٤) عبد الله بن جعفر بن غيلان أبو عبد الرحمن الرقي مولاهم قال ابن أبي خيثمة عن ابن معين
ثقة وقال النسائي ليس به بأس قبل أن يتغير وقال هلال بن العلاء ذهب بصره سنة (١٦) وتغير سنة
(١٨) هـ ومات سنة ٢٢٠ هـ وقال ابن حبان في الثقات لم يكن اختلاطه فاحشا ربما خالف ووثقه
العجلي تهذيب التهذيب ج ٥ ص ١٥١.

(٥) أبو الملاح الحسن بن عمر الفزاري مولاهم اخرج له النسائي في اليوم والليلة - تهذيب التهذيب
ج ٢ ص ٢٦٧ وخلاصة التهذيب ص ٨٠.

(٦) زياد بن بيلان الرقي صدوق عابد من السائمة من رواة أبي ولاد وابن ماجه تقريب التهذيب ص
٨٣ وخلاصة التهذيب ص ١٢٧ وقال البخاري في السناد (اي زياد بن بيلان) نظر وقال ابن عدي
والبخاري لما أنكر من حديث زياد بن بيلان هذا الحديث وهو معروف به والظاهر ان زياد بن بيلان
وهو في رفته لكن هذا الحديث لسنا جدد لان زياد بن بيلان صدوق عابد وعلى بن نقييل لا جلس به
فليس لهم وجود علما بان هناك احاديث اخرى تشهد له.

الغابہ قال البخاری قال عبد الغفار ثنا أبو الملیح أنه سمع زیاد بن بیان وذكر فضله وقال النسائی ليس به بأس وذكره ابن حبان في الثقات وقال كان شيخا صالحا. وأما علي (۱) بن نفيل فهو ابن نفيل بن ذراع الهدي أبو محمد الجزري الخرائي قال عبد الله بن جعفر الرقي سمعت أبا الملیح الرقي ثني علي بن نفيل ويذكره منه صلاحا وقال أبو خاتم لأبأس به وذكره ابن حبان في الثقات وذكره العقيلي في كتابه وقال لا يتابع علي حديثه في المهدي ولا يعرف إلا به وفي المهدي حديث جواد من غير هذا الوجه وأما سعيد بن المسيب فهو إمام مشهور. فالحديث صحيح لا ضعف فيه وأما قول العقيلي أنه لا يتابع علي حديثه في المهدي فلا يضر في صحة الحديث إذ لا يشترط في صحته وجود المتابع. وتبين من قول العقيلي أن الأحاديث الصحيحة موجودة في المهدي.

الحديث (۸) حدثنا سهل بن تمام بن بزيع ناعمران القطان عن قتادة عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المهدي بيني وأجلي (۲) الجبهة أقي (۳) الألف يملأ الأرض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا ويملك سبع سنين الخ (۴).

أقول أما سهل (۵) بن تمام بن بزيع فهو الطفاوي السعدي أبو عمرو النضري قال أبو زرعة لم يكن بخذاب ربنا وهم في الشيء وقال أبو خاتم شيخ وذكره ابن حبان في الثقات وقال

(۸) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری
مجھ سے ہوگا یعنی میری نسل سے ہوگا اس کا چہرہ خوب نورانی، چمک دار اور ناک ستون
بلند ہوگی۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا، جس طرح پہلے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔
مطلب یہ ہے کہ مہدی کی خلافت سے پہلے دنیا میں ظلم و زیادتی کی حکم رانی ہوگی اور عدل و انصاف
کا نام و نشان تک نہ ہوگا۔ ایضاً

(۱) علی بن نفیل - خلاصة التذهیب ص ۲۷۸ و تہذیب التہذیب ج ۷ ص ۳۱۲ والتقریب ص ۱۸۶.

(۲) اجلی الجبهة: الذي تحمر الشعر عن جبهته.

(۳) أقي الألف: الذي طول في ألفه ورقة في لونه مع حذب في وسطه.

(۴) سنن أبي داود لول كتاب المهدي ج ۲ ص ۵۸۸ والخرجه الحافظ أبو بكر البيهقي في البحث والنشور.

(۵) سهل بن تمام بن بزيع الطفاوي: تہذیب التہذیب ج ۸ ص ۲۱۷.

بخطني أخرج له أبو داود وأما عمران (١) القطان فهو عمران بن داود العمي أبو الغوام البصري أخذ
العلماء وأثنى عليه يحيى بن سعيد القطان وثقه عفان بن مسلم وقال أحمد أرجو أن يكون صالح
الحديث قال في التقریب صدوق بهم وزمى بهي الخوارج وفي تهذيب التهذيب قال عمرو بن علي
كان ابن نهدى يحدث عنه وكان يحيى لا يحدث عنه وقد ذكره يحيى يوماً فأحسن الثناء عليه وقال
الأجري عن أبي داود هو من أصحاب الحسن وما سمعت إلا خيراً وقال ابن عدي هو ممن يكتب
حديثه وذكره ابن حبان في الثقات وقال الصاجي صدوق وثقه عفان وقال العقيلي من طريق ابن
مبني كان يرى رأي الخوارج ولم يكن داعية وقال الترمذي قال البخاري صدوق بهم وقال ابن
شاهين في الثقات كان من أخص الناس بقتادة وقال العجلي بصري ثقة وقال الحاكم صدوق الخ -

فهذه أقوال الأئمة في تعديله وقد جرحه قوم بخرج منهم فقال الدوري عن ابن معين
ليس بالقوي وقال مرة ليس بشئ لم يرو عنه يحيى بن سعيد وهذا القول من ابن معين لا يضره فإن
الجرح اليهم لا يرجح على التعديل ، وعدم رواية يحيى بن سعيد لا يدل على جرحه وحديثه وقد نقل عنه
حسن الثناء عليه كما تقدم وقال أبو داود مرة ضعيف أثنى في أيام إبراهيم بن عبد الله بن حسن بفتوى
شديدة فيها سفك الدماء قال وقدم أبو داود أباهلال الراسي عليه نقدياً شديداً وقال النسائي ضعيف
الخ وهذا أيضاً جرحاً مبهماً لا يتقدم على تعديله وقد نقلنا عن أبي داود أنه قال ما سمعت عليه إلا خيراً
وأما ما قاله أبو المنهال عن يزيد بن زريع كان خرورياً كان يرى السيف على أهل القبلة فقد انتقذه
الحافظ المقلاني رحمه الله حيث قال قلت في قوله خرورياً نظراً ولعله شبهه بهم قد ذكر أبو يعلى
في مسنده القصة عن أبي المنهال في ترجمة قتادة عن أنس رضي الله عنه ولفظه قال يزيد كان إبراهيم
يعني ابن عبد الله بن حسن لما خرج يطلب الخلافة استفتاء عن شيء فافتاه بفتيا قتل بهارجان مع
إبراهيم الخ وكان إبراهيم ومحمد خرجا على المنصور في طلب الخلافة لأن المنصور كان في زمن أمية
تابع محمداً بالخلافة فلما زالت دولة بني أمية وولي المنصور الخلافة يطلب محمداً ففر فالتج في طلبه فظهر
بالمدينة وبايعه قوم وأرسل أخاه إبراهيم إلى البصرة فملكها وبايعه قوم فقدر أنهما قتلا وقتل منهما
جماعة كثيرة وليس هؤلاء من الخرورية في شيء الخ كلام الحافظ رحمه الله تعالى -

(١) عمران القطان بن داود العمي البصري أبو الغوام تهذيب التهذيب ج ٨ ص

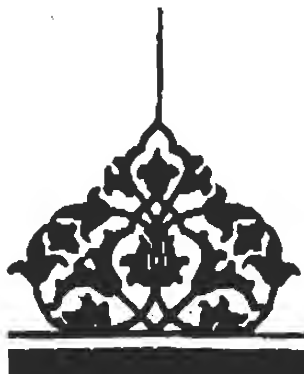
١١٥ و ١١٦ و ١١٧ وتقریب التهذيب ص ١٩٧ وخلاصة التهذيب ص ٢٩٥ .

وختلاصة الكلام أن المعدلين في شأن عمران أكثر، ثناءهم أقوى وأما الجارحون فأقل وجرحهم غير معتد به ومن ههنا نرى الحافظ ابن حجر رحمه الله تعالى في تقريبه لم يذهب إلى جرحه بل اختار تعديله وتوثيقه حيث قال صدوق بهم وقد صحح الحاكم رواياته وإنما أطنبنا الكلام فيه لأن الذهبي رحمه الله تعالى لم يسلم تصحيح الحاكم لرواياته وقع فيها ذكر عمران القطان واشتد بجرح بعض الأئمة فيه حيث قال عمران القطان جرح عليه غير واحد من الأئمة مع أنه، لم يوازن بين جرحه وتعديله حتى يسر الراجع حسب القواعد الأصولية وقد أخرج له البخاري تعليقا والآريفة والله تعالى أعلم -

وأما قتادة (١) فهو ابن دعامة السدوسي أخذ الأئمة المعروفين أخرج له الستة. وأما أبو نضرة (٢) فهو المنذر بن قطعة العبدي القوي أخرج له البخاري تعليقا ومسلم والآريفة وثقة ابن معين والنسائي وأبو زرعة وابن سعد وحاصل الكلام أن الحديث صحيح لا غبار عليه -

(١) قتادة بن دعامة: تهذيب التهذيب ج ٨ ص ٣١٥ وتقريب التهذيب ص ٢٠٨ وفي خلاصة التهذيب ص ٣١٥ أحد الأئمة الاعلام حافظ مدلس وقد احتج به لرباب الصحاح.

(٢) أبو نضرة المنذر بن مالك بن قطعة بضم كاف وفتح المهملة العبدى القوي بفتح المهملة والو لو ثم كاف البصري ثقة من الثلاثة مات سنة ثمان لو تسع مائة - تقريب التهذيب ص ٢٥٤ وفي تهذيب الكمال العروة بطن من عبد القيس حاشية تهذيب التهذيب ج ١ ص ٢٦٨ - وفي خلاصة التهذيب ص ٣٨٧ قطعه بكسر القاف وسكون المهملة - قال ابن أبي حاتم مثل أبي عن أبي نضرة وعطية فقال أبو نضرة أحب إلي وقال ابن سعد ثقة كثير الحديث وليس كل أحد يحتج به ولورده العقلي في الضعفاء ولم يذكر فيه نقدا لأحد - تهذيب التهذيب ج ١٠ ص ٢٦٨ و٢٦٩،



(۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحِ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ صَاحِبٍ لَهُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ فَيُخْرَجُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِّنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ فَيَبَايَعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِّنَ الشَّامِ فَيُخَسَفُ بِهِم بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذَلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ (۱) الشَّامِ وَعَصَائِبُ (۲) أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيَبَايَعُونَهُ ثُمَّ يَنْشُورُ جُلٌّ مِّنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيُبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيُظْهِرُونَ عَلَيْهِمْ وَذَلِكَ كَلْبٌ وَالْحَبِيبَةُ لَمَنْ لَمْ يَشْهَدْ غَنِيمَةَ كَلْبٍ

۹-۱۰-۱۱۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (نئے خلیفہ کے انتخاب پر مدینہ کے مسلمانوں میں) اختلاف ہوگا ایک شخص (یعنی مہدی) اس خیال کے کہیں لوگ مجھے نہ خلیفہ بنادیں، مدینہ سے مکہ چلے جائیں گے۔ مکہ کے کچھ لوگ (جو انہیں بحیثیت مہدی کے انہیں پہچان لیں گے) ان کے پاس آئیں گے اور انھیں (مکان) سے باہر نکال کر حجر اسود و مقام ابراہیم کے درمیان ان سے بیعت (خلافت) کو لیں گے۔ جب ان کی خلافت کا خبر عام ہوگی، تو ملک شام سے ایک لشکر ان سے جنگ کے لیے روانہ ہوگا (جو آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی) مکہ و مدینہ کے درمیان بیدار (چٹیل میدان) میں زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا (اس عبرت خیز ہلاکت کے بعد) شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء اگر آپ سے بیعت

(۱) الأبدال: قوم من الصالحين لا تظلو الدنيا منهم، لذا مات واحد منهم لبذل الله تعالى مكانه بآخر والواحد بدل: مجمع البحر ج ۱ ص ۸۱ - وقال الشيخ المحقق عبد الفتاح أبو حدة في تطبيقه على المنار المنيف ص ۱۳۷ وقد منطقت مسألة الأبدال في العصور المتأخرة كثيرا من العلماء فاطلقوا الكلام فيها وفردوا بعضهم بالتأليف كما ترى السخاوي في المقاصد الحسنة قد اطلق فيها ص ۸ - ۱۰ وفردوا بجزء سماء نظام الآل على الأبدال وكذلك معاصره السيوطي اطلق فيها في اللآل المصنوعة ۲/ ۳۳۰-۳۳۲ ثم قل وقد جمعت طرق هذا الحديث كلها في تأليف مستقل فاغنى عن سرفها هنا وتأليفه هو الخبر الدال على وجود القطب والأوتاد والنجباء والأبدال وهو مطبوع في ضمن كتابه الحلو للفتاوى، وسبق ابن القيم هذا الخبر ص ۱۴۱ وصححه بينما هو في ص ۱۳۶ قد عد احاديث الأبدال كلها من الاحاديث الباطلة وهذا التعميم خطأ والصواب ان معظمها باطل وليس كلها ولا سيما وقدصح هو حديث منها (حاشية عقد الدرر ص ۱۳۹) .

فَيَقْسِمُ الْمَالَ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُلْقِي الْإِسْلَامَ بِجِرَّانِهِ إِلَى الْأَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يَتَوَفَّى وَيُصَلَّى عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِينَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ سَبْعَ سِنِينَ -

(۱۰) ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ تِسْعَ سِنِينَ قَالَ غَيْرُ مَعَاذٍ عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِينَ -

(۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ ثَنَا عُمَرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ أَبُو الْعَوَامِ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثِ مَعَاذِ أُمِّ الْخ (۱)

أَقُولُ هَذَا الْحَدِيثَ بِالطَّرُقِ الثَّلَاثَةِ فِي غَايَةِ مَن الْقُرَّةِ وَالصَّحَّةِ فَإِنَّ مُحَمَّدَ (۲) بْنَ الْمُثَنَّى هُوَ الْغَزَوِيُّ أَبُو مُوسَى الْبَصْرِيُّ الْحَافِظُ أَخْرَجَ لَهُ السُّنَّةُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حُجَّةً - وَأَمَّا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ فَهُوَ الدُّسْتَوَائِيُّ الْبَصْرِيُّ نَزِيلُ الْيَمَنِ أَخْرَجَ لَهُ السُّنَّةُ وَأَمَّا أَبُوهُ فَهُوَ هِشَامُ (۳) بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ

خلافت کریں گے۔ بعد ازاں ایک قریشی النسل شخص (یعنی سفیانی) جس کی نہال قبیلہ کلب میں ہوگی خلیفہ مہدی اور اُن کے اعدا و انصار جنگ کے لیے ایک لشکر بھیجے گا۔ یہ لوگ اس علاقہ اور لشکر پر غالب ہوں گے یہی (جنگ) کلب ہے اور خسارہ ہے اس شخص کے واسطے جو کلب سے حاصل شدہ غنیمت میں شریک نہ ہو (اس فتح و کامرانی کے بعد) خلیفہ مہدی خوب داد و دہش کریں گے اور لوگوں کو ان کے ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلا دیں گے اور اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہو جائے گا (یعنی دنیا میں پورے طور پر اسلام کا رواج و غلبہ ہوگا) بحالت خلافت مہدی دنیا میں سات سال اور دوسری روایات کے اعتبار سے نو سال رہ کر فوت ہو جائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۹)

(۲) الْعَصَلَبُ جَمْعُ عَصَلَةٍ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ مِنَ النَّاسِ مِنَ الْقُبُورِ إِلَى الْأَرْبَعِينَ لَا وَاحِدَ لَهَا مِنْ لَفْظِهَا وَقِيلَ لِرَبِّدِ جَمَاعَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ سَمَاهُمُ الْعَصَلَبُ (النهلية) ج ۱ : بَلَدُنِ الْعَقِ وَمِثْلُهُ قَرَارُ الْقُرْآنِ وَالْعَقْلُ كَمَا فِي الْقَبْرِ لَا بَرَكَ وَاسْتِرَاحَ مَدَّ عُنُقَهُ عَلَى الْأَرْضِ.

(۱) مَن فِي دِلَادِ كِتَابِ الْمَهْدِيِّ ج ۲ ص ۵۸۹.

(۲) مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى بْنُ عَبْدِ بْنِ قُرَيْشٍ الْعَنْزِيُّ بَفَتْحِ الْعَيْنِ وَالْفَتْحِ خَلَاصَةُ التَّذْهِيبِ ص ۲۵۷.

بْنِ سَنَرِ الدُّسْتَوَائِي أَبُو بَكْرٍ الْبَصْرِيُّ أَخْرَجَ لَهُ السِّتَةُ وَأَمَّا قَتَادَةُ فَهُوَ ابْنُ دَعَامَةَ السُّدُوسِيُّ أَبُو الْخَطَّابِ الْبَصْرِيُّ اللَّاحِمَةُ أَخَذَ اللَّائِمَةَ الْأَعْلَامَ أَخْرَجَ لَهُ السِّتَةُ -

وَأَمَّا صَالِحُ (۱) أَبُو الْخَلِيلِ فَهُوَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ الضَّبْعِيُّ أَبُو الْخَلِيلِ الْبَصْرِيُّ أَخْرَجَ لَهُ السِّتَةُ وَأَمَّا صَاحِبُهُ فَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ وَقَدْ صَرَّحَ بِهِ فِي الرَّوَايَةِ إِحْدَى عَشَرَ وَنَحْصَ عَلَيْهِ فِي كُتُبِ الرِّجَالِ وَهَذَا عَبْدُ اللَّهِ (۲) ابْنُ الْحَارِثِ مِنْ أَوْلَادِ الصُّحَابَةِ حُنَّكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجَ لَهُ السِّتَةُ وَثَقَّهُ ابْنُ مَعِينٍ وَغَيْرُهُ فَالْحَدِيثُ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَالْأَرْبَعَةِ فِي غَايَةِ مَنْ الْجَوْدَةِ وَالصَّحَّةِ وَهَكَذَا الطَّرِيقَانِ اللَّذَانِ بَعْدَهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

ضروری وضاحت "ابدال" بدل کی جمع ہے۔ ابدال اولیائے کرام کی اس جماعت کو کہتے ہیں جن کا بدل اللہ تعالیٰ پیدا کرتا رہتا ہے۔ دنیا ان کے وجود سے کبھی خالی نہیں ہوتی۔ ایک کی وفات ہوتی ہے اور دوسرا اُس کی جگہ آجاتا ہے۔ تبادُل کے اسی غیر منقطع سلسلہ کی بنا پر انھیں ابدال کہا جاتا ہے۔ ابدال کے بارے میں امام سخاویؒ نے "مقاصدِ حسنہ" میں طویل کلام کیا ہے۔ اسی طرح امام سیوطیؒ نے "اللائم المصنوعہ" میں بسوط بحث کی ہے۔ علاوہ ازیں ایک مستقل رسالہ بھی اس موضوع پر لکھا ہے جو ان کے فتاویٰ الحکامی میں شامل ہے۔ ابدال سے متعلق اگرچہ اکثر روایتیں غیر معتبر اور بے اصل ہیں، لیکن بلاشبہ بعض روایتیں صحیح بھی ہیں چنانچہ پیش نظر روایت صحیح ہے اور اس میں بعراحت ابدال کا ذکر موجود ہے۔ اس لیے جن لوگوں نے اس سلسلہ کی روایتوں کو سرے سے باطل قرار دے دیا ہے۔ ان کا قول صحت سے بعید ہے۔

(۳) معاذ بن هشام بن سنبر الدستوائی قال ابن معین صدوق لیس بحجة وقال ابن عدى له حديث كثير ربما بخلط ولرجو انه صدوق خلاصة التذهيب ص ۲۸۰ وفي تقريب التذهيب ص ۲۴۸ صدوق ربما وهم من التسعة مات سنة مئتين.

(۴) هشام بن ابی عبد اللہ بن سنبر الدستوائی ابو بکر البصری کل بیع الثياب التي تجلب من دستواء فتنسب إليها قال علی بن الحد سمعت شعبة يقول کل هشام احفظ منی واعلم عن قتادة وقال البزار الدستوائی احفظ من ابی هلال - تہذیب التہذیب ج ۱۱ ص ۴۰-۴۱.

(۱) صالح ابو الخلیل ابن ابی مریم الضبعی مولاہم وثقه ابن معین والنسائی، تقريب التذهيب ص ۱۱۲ وخلاصة التذهيب ص ۱۷۱.

(۲) عبد اللہ بن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب بن ہاشم المہتمی ابو محمد المدنی لقبہ بنہ قال ابن معین وابو زرعة والنسائی ثقة وقال ابن عبد البر في الاستيعاب اجمعا علی انه ثقة وقال ابن حبان هو من فقهاء اهل المدينة - تہذیب التہذیب ج ۵ ص ۱۵۷ - ۱۵۸.

(۱۲) قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَ حَدَّثْتُ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَنَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ لَيَسْمَى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْبَهُهُ (۱) فِي الْخَلْقِ وَلَا يَشْبَهُهُ فِي الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ يَمَلَاءِ الْأَرْضِ عَدْلًا الْخ (۲)

أَقُولُ أَمَّا هَارُونَ (۳) بْنُ الْمُغِيرَةِ فَهُوَ الْبَجَلِيُّ أَبُو خَمْزَةَ الرَّازِيُّ قَالَ جَرِيرٌ لَا أَعْلَمُ لَهُ فِي الْبَلَدَةِ أَصْحَحُ حَدِيثًا مِنْهُ وَقَالَ النَّسَائِيُّ كَتَبَ عَنْهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَقَالَ صَدُوقٌ وَقَالَ الْأَجْرِيُّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ هُوَ فِي الشَّيْعَةِ وَذَكَرَ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ وَقَالَ رُبَّمَا أَخْطَأَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ شَيْخٌ صَدُوقٌ ثِقَةٌ وَقَالَ السُّلَيْمَانِيُّ فِيهِ نَظَرٌ أَخْرَجَ لَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَمَّا عَمْرُو بْنُ (۴) أَبِي قَيْسٍ فَهُوَ الرَّازِيُّ الْأَزْرَقِيُّ الْكُوفِيُّ نَزَلَ الرَّيُّ قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمَخْرِيُّ دَخَلَ الرَّازِيُّونَ عَلَى الثَّوْرِيِّ فَسَأَلُوهُ الْحَدِيثَ فَقَالَ لَيْسَ عِنْدَكُمْ الْأَزْرَقِيُّ يَعْنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ وَقَالَ الْأَجْرِيُّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ فِي حَدِيثِهِ خَطَأٌ وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ لَا بَأْسَ بِهِ وَذَكَرَ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ -

(۱۲) ابواسحاق السبعمی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بر خور دار حضرت حسن کو دیکھتے ہوئے کہا میرا یہ بیٹا سید ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سید نامزد کیا ہے۔ اس کی اولاد میں ایک شخص پیدا ہوگا اس کا نام وہی ہوگا جو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی ہے۔ (یعنی اس کا نام محمد ہوگا) سیرت و اخلاق میں (میرے بیٹے) حسن کے مشابہ ہوگا اور شکل و صورت میں اس کے مشابہ نہ ہوگا۔ اس کے بعد پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا کہ یہ شخص زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۹)

تنبیہ "یشبہہ فی الخلق ولا یشبہہ فی الخلق" کا ترجمہ بعض حضرات نے یہ کیا ہے کہ وہ سیرت و اخلاق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے اور شکل و صورت

- (۱) ای یشبہ فی الصورة ولا یشبہ فی الصورة۔
 (۲) منن لہی دلاؤد کتاب المہدی ج ۲ ص ۵۸۹ - قل المنری هذا حدیث منقطع لان لہا اسحاق السبعمی فی مننہ رأی علیا روبة - مختصر منن لہی دلاؤد ۱۶۲/۶ تطبیق عند القدر ۸۲۔
 (۳) ہارون بن المغیرہ بن حکم البجلی الرازی، تہذیب التہذیب ج ۱۱ ص ۱۲۔
 (۴) عمرو بن لہی قیس الرازی الأزرق، تہذیب التہذیب ج ۸ ص ۸۲۔

وقال ابن شاهين في الثقات قال عثمان بن ابن شينة لا بأس به كان يهتم في الحديث قليلا وقال أبو بكر بن البرزاز في السنن مستقيم الحديث أخرج له البخاري تعنيقا وأربعة - وأما شعيب بن خالد (۱) فهو البجلي الرازي كان قاضيا المجرس والذهاقين وغنسة بن سعيد قاضي المسلمين وقال ابن عيينة حفظ من الزهري ومالك شأبا وقال النسائي ليس به بأس وذكره ابن حبان في الثقات وقال الدوري عن ابن معين ليس به بأس وقال المجلي رازي ثقة أخرج له أبو داود - وأما أبو اسحق فالظاهر أنه السبيعي (۲) المعروف بالعدالة والعلم أحد النائمة الأعلام أخرج له السنة وإن لم يكن هو فإما أن يكون الشيباني أو المديني وكلاهما من الثقات المعتبرين أخرجهما السنة وأما غير هؤلاء فليستوا من هذه الطبقة ولم يخرج أبو داود حديثهم والله أعلم والحاصل أن الحديث صحيح جيد إسناده إن ثبت لقاء أبي داود بهارون وإلا فالحديث معلق يصح الاحتجاج به على رأي من يرى الإرسال حجة -

وقال الإمام الحافظ الحجة أبو عبد الله الحاكم في مستدرجه رحمه الله تعالى ذكر رحمه الله تعالى بإسناده إلى أم سلمة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يبايع رجل من أمتي بين الركن والمقام كعدة أهل

میں مشابہ نہیں ہوں گے۔ اس ترجمہ میں تشبیہ کی ضمیر مفعول کی بی علیہ السلام کی جانب راجع کیا ہے، لیکن میرے نزدیک یہ ترجمہ درست نہیں ہے کیونکہ ایک حدیث میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے کہ خلیفہ مدنی شکل و صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے۔ اس لیے اس حدیث کے پیش نظر مفعول کی ضمیر کا مرجع بجائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت حسن ہی ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۳۳ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت سے کے ایک شخص (مدنی) سے دکن حج اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اہل بدر کی تعداد کے مثل (یعنی ۳۱۳) افراد بیعت خلافت کریں گے۔ بعد ازاں اس خلیفہ کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال آئیں گے، بیعت خلافت کی خبر مشہور ہو جانے پر، اس خلیفہ سے جنگ کے لیے ایک لشکر شام سے روانہ ہوگا یہاں تک کہ یہ لشکر جب (کہ مدینہ کے درمیان) بیدار میں پہنچے گا زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا۔

(۱) شعيب بن خالد البجلي الرازي، تہذيب التہذيب ج ۱ ص ۲۰۸۔

(۲) هو السبيعي كما حزم به المنذري في مختصر سنن أبي داود هو اسحق السبيعي الكوفي هو عمرو بن عبد الله بن عبيد ويقال علي ويقال ابن أبي شعيرة روى عن علي بن أبي طالب والمغيرة بن شعبه وقد رأهما وقيل لم يسمع منهما * تہذيب التہذيب ج ۸ ص ۵۶۔

بَذَرَ فَيَأْتِيهِ غَضَبُ الْعِرَاقِ وَأَبْدَالُ الشَّامِ فَيَأْتِيهِمْ جَيْشٌ مِنَ الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خَسَفَ بِهِمْ ثُمَّ يَسِيرُ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ قُرَيْشٍ أَخُوَالَهُ كُلُّبٌ فَيَهْزِمُهُمُ اللَّهُ قَالَ وَكَانَ يُقَالُ إِنَّ الْخَنَازِبَ يَوْمَئِذٍ مِنْ خَابٍ مِنْ غَنِيمَةِ كُلُبٍ (۱)

(۱۴) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَحْرُومُ مِنْ حَرَمٍ غَنِيمَةُ كُلُبٍ وَلَوْ عَقَالًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُبَاعُنْ نِسَاءَهُمْ عَلَى ذَرْجٍ دِمَشْقٍ حَتَّى تُرَدَّ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْرِ يَوْجَدُ لِسَاقِهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادُ وَلَمْ يَخْرُجَاهُ (۲)

اس کے بعد ایک قریشی النسل جس کی تنہا کلب میں ہوگی۔ (مراد سفیانی) چڑھائی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے بھی شکست دے گا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس وقت کہا جائے گا آج کے دن وہ شخص خسارے میں رہا جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔ (مسندک ج ۴ ص ۴۳۱)

(۱۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ محروم وہ شخص ہے جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔ اگرچہ ایک عقال ہی کیوں نہ ہو۔ اس ذات پاک کی قسم جس کی قدرت میں میری جان ہے۔ بلاشبہ کلب کی عورتیں (بحیثیت لونڈی کے) دمشق کے راستے پر فروخت کی جائیں گی یہاں تک کہ (ان میں سے) ایک عورت پنڈلی ٹوٹی ہونے کی بنیاد پر واپس کر دی جائے گی۔

مطلب یہ ہے کہ جو شخص خلیفہ مہدی کے زیر قیادت سفیانی کے لشکر سے جس میں غالب اکثریت قبیلہ کلب کے سپاہیوں کی ہوگی جنگ نہیں کرے گا اور ان کے مال کو بطور غنیمت حاصل نہیں کر سکے گا۔ خواہ وہ مال مثل عقال کے معمولی قیمت ہی کا کیوں نہ ہو وہ دین و دنیا دونوں ہی کے اندر خسارہ میں رہے گا کہ جہاد کے ثواب سے بھی محروم رہا اور مال غنیمت بھی حاصل نہ کر سکا۔ بعد ازاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفہ مہدی کی کامیابی کی بشارت سنائی کہ ان کا لشکر سفیانی کی فوج پر غالب ہوگا اور ان کی عورتوں کو جو غنیمت میں حاصل ہوں گی فروخت کرے گا۔

(۱) المستدرک للحاکم مع تلخیص للذہبی ج ۱ ص ۴۲۱ وفی سندہ ابو العولم عمران القطان قال فی ضحفہ غیر واحد وکان خارجا وقل الہیثمی فی الصحیح طرف منہ ورواہ الطبرانی فی الکبیر والأوسط باختصار وفیہ عمران القطان وبقیہ ابن حبان وضحفہ جماعة وبقیہ رجالہ رجال

(۱۵) وَبِإِسْنَادِهِ إِلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْقُبَيْطِيَّةِ قَالَ دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ وَأَنَا مَعَهُمَا عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَسَأَلَاهَا عَنِ الْجَيْشِ الَّذِي يُخَسَفُ بِهِ وَكَانَ ذَلِكَ فِي أَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَعُودُ عَائِدٌ بِالْحَرَمِ فَيَبِغُ إِلَيْهِ بِجَيْشٍ فَإِذَا كَانُوا بَيْنَ الدَّاءِ مِنَ الْأَرْضِ خَسَفَ بِهِمْ فَتَلَّتْ يَارَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَمُنُّ يُخْرِجُ كَارَهَا قَالَ يُخَسَفُ بِهِمْ مَعَهُمْ وَلَكِنَّهُ يَبِغُ عَلَى نَيْتِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ثُمَّ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ عَائِدٌ بِالنَّيْتِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رَحِمَهُ اللَّهُ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهَا وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۱)

(۱۶) وَبِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ أَنَّهُ قَالَ، لَا تَذْهَبُ الْآيَامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ

۱۵) عبید اللہ بن القبطیہ بیان کرتے ہیں کہ حارث بن ربیعہ اور عبد اللہ بن صفوان حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے میری ان دونوں حضرات کے ساتھ تھا۔ ان دونوں حضرات نے حضرت ام المؤمنینؓ سے اس لشکر کے بارے میں پوچھا جو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے جب عبد الملک بن مروان بن الحکم نے عبد اللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہما پر چڑھائی کی تھی۔ حضرت ام سلمہؓ نے ان کے جواب میں فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ایک پناہ لینے والا حرم کعبہ میں پناہ گزیں ہوگا۔ تو اس پر ایک لشکر حمد کے لیے چلے گا اور جب مقام بیدار میں پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ بعض وہ لوگ جو مجبوراً ان کے ہمراہ ہو گئے ہوں گے (آخر وہ کس جہم میں) دھنسا دئے جائیں گے تو آپؐ نے فرمایا۔ یہ لوگ بھی ان کے ساتھ ہی دھنسا دیے جائیں گے۔ البتہ قیامت کے دن ان کی ہیبت و ارادہ کے مطابق ان کا حشر ہوگا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور تاکید کے دوبارہ فرمایا پناہ لینے والا پناہ لے گا۔ (مسند رک ج ۴ ص ۴۳۹)

الصحيح (مجمع الزوائد باب ما جاء في المهدي) وعمران الفطن ايضا ثقة بن نساء الله تعالى كما حققه الشيخ في رواية رقم ۹ مع هذا له مشاهد قوية.

(۲) المستدرک مع التلخیص ج ۴ ص ۴۳۱ - ۴۳۲ وقال الذہبی فی تلخیصہ صحيح.

(۱) المستدرک مع التلخیص ج ۴ ص ۱۲۹.

مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِي اسْمُهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمُ أَبِي فَيْمَلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا
كَمَا مِلْتُ ظُلْمًا وَجَوْرًا - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ
رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۱)

(۱۷) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَاهُ رِيزَةَ يُحَدِّثُ أَبَا قَتَادَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُتَابِعُ رَجُلٌ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَلَنْ
يُسْتَجَلَ هَذَا الْبَيْتَ إِلَّا أَهْلُهُ فَإِذَا اسْتَحْلَوْهُ فَلَا تَسْتَلْ عَنْ هَلَكَةِ الْعَرَبِ ثُمَّ تُجَبِّئُ الْحَبَشَةَ
فَتُخَرَّبُ خَرَابًا لَا يُعْمَرُ بَعْدَهُ أَبَدًا وَهُمْ الَّذِينَ يَسْتَخْرِجُونَ كَنْزَهُ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا
حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۲)

(۱۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (دنیا کے)
روز و شب ختم نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے اہل بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام اور ولایت
میرے نام اور ولایت کے مطابق ہوگی (یعنی اس کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا) جو زمین کو مدد و انصاف سے
بھروے گا۔ جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (مستدرک ج ۴ ص ۴۲۲)

(۱۷) حضرت ابو ہریرہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ایک شخص (مہدی) سے جہر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت (خلافت) کی جائے گی اور
بیت اللہ کی حرمت وہیں کے لوگ پامال کریں گے اور جب یہ پامالی ہوگی تو اس وقت اہل عرب کی جہگیر
ہلاکت ہوگی۔ بعد ازاں حبشی قوم چڑھائی کرے گی اور کعبۃ اللہ کو بالکل ویران کر دے گی۔ اس ویرانی کے
بعد یہ کبھی آباد نہ ہوگا۔ یہی حبشی اس کا ہدفوں، خزانہ نکال کر لے جائیں گے۔ (مستدرک ج ۴ ص ۴۵۵)

(۱) المستدرک مع التلخیص ج ۱ ص ۱۱۶ قل الامم الحاکم والہ لولی من هذا الحدیث (الذی مر
نکرہ) نکرہ فی هذا الموضع حدیث سفیان الثوری وشعبة وزائدة وغیرہم من ثلثة المسلمین عن
عاصم بن بہلول عن زر بن حبیش عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم لہ قل لا ینکذب الایام واللیلۃ الخ وقل الذہبی عقبہ صحیح.

(۲) ج ۱ ص ۱۵۲-۱۵۳ وفی سندہ ابن کثیر عن سعد بن سمعان وقل الذہبی بعد الموافقة ما
خرج ابن سمعان شیخا وروی عنہ ابن ابی ، وقد تکلم فیہ، وسعد بن سمعان قل فیہ التسلی نقی
ونکرہ ابن حبان فی الثقات وقل البرقانی لا یطعن فی نقی وقل الحاکم تلمی معروف وقل الازدی
ضعف لخرج لہ البخاری فی جزء القو من خلف الإسلام وابو داود والترمذی والنسائی تہذیب

(۱۸) وبأشهاد عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال يوشك أهل العراق لا يجئ إليهم درهم ولا قنبر (۱) قالوا لم ذلك يا أبا عبد الله قال من قبل العجم يمنعون ذلك ثم سكت هنيهة ثم قال يوشك أهل الشام لا يجئ إليهم دينار ولا مدي قالوا لم ذلك قال من قبل الروم يمنعون ذلك ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون في أمتي خليفة يخشى المال خشياً لا يفعده غداً ثم قال والذي نفسي بيده ليعودن الأمر كما بدأ ليعودن كل إيمان إلى المدينة كما بدأ بها حتى يكون كل إيمان بالمدينة ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يخرج رجل من المدينة رغبة عنها إلا أبد لها خيراً منه وليسمعن ناس برخص أسعار ورثب (۲) فيتبعونه والمدينة خير لهم لو

(۱۸) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا وہ وقت قریب ہے جب کہ عراق والوں کے پاس روپے اور غلے آنے پر پابندی لگا دی جائے گی۔ حضرت جابر سے پوچھا گیا۔ یہ پابندی کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ تو انھوں نے فرمایا عجمیوں کی جانب سے؟ پھر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا وہ وقت قریب جبکہ اہل شام پر بھی یہ پابندی عائد کر دی جائے گی۔ پوچھا گیا یہ روکاؤ کس کی جانب سے ہوگی؟ فرمایا اہل روم کی جانب سے! پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی خلیفہ مہدی) جو لوگوں کو (اموال) لپ بھر بھر دے گا اور شمار نہیں کرے گا۔ نیز آپ نے فرمایا اس ذات پاک کی قسم جس کی قدرت میں میری جان ہے یقیناً (اسلام) اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹے گا۔ یقیناً سارا ایمان مدینے کی طرف لوٹے گا جس طرح کہ ابتداء مدینہ سے ہوئی تھی۔ حتیٰ کہ ایمان صرف مدینہ میں ہوگا۔ پھر آپ نے فرمایا مدینہ سے جب بھی کوئی اس سے بے رغبتی کی بناء پر نکل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے بہتر کو دہاں آباد کر دے گا۔ کچھ لوگ سنیں گے کہ فلاں جگہ ارزانی اور باغ و زراعت کی فراوانی ہے تو مدینہ کو چھوڑ کر وہاں چلے جائیں گے۔ حالانکہ ان کے واسطے مدینہ ہی بہتر تھا۔ کاشش کہ وہ لوگ اس بات کو جانتے۔

(مستدرک ج ۳ ص ۴۵۶)

التہذیب ج ۱ ص ۱۰ وفل الحافظ فی باب من ۲۳۸ مطبوعہ بیروت ۱۴۰۸ھ نقۃ لم یصب

الازدی فی تصنیفہ من الثلثة ونکرہ الحاف فی فتح الباری ج ۳ ص ۱۶۱ مستقداً بہ.

(۱) القنبر مکمل معروف لاهل العراق خمس کولجات (شرح صحیح مسلم للنوری ج ۲ ص ۲۸۸).

(۲) الربف کل لرض فہا زرع ونخل.

كَانُوا يَعْلَمُونَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهَذِهِ السِّيَاقَةِ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۱)

(۱۹) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْتَبِلُ عِنْدَ كُنُزِكُمْ ثَلَاثَةَ كُلُّهُمْ ابْنُ خَلِيفَةٍ ثُمَّ لَا يَصِيرُ إِلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَطْلُعُ الرَّايَاتُ السُّودُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فَيُقَاتِلُونَكُمْ قِتَالًا لَمْ يُقَاتِلْهُ قَوْمٌ ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَبَا بِعَوْدِهِ وَلَوْ خَبُوا عَلَى الثَّلْجِ فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمَهْدِيُّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا أَحَدُ حَدِيثٍ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۲)

(۱۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے خزانہ کے پاس تین شخص جنگ کریں گے۔ یہ تینوں خلیفہ کے لڑکے ہوں گے۔ پھر بھی یہ خزانہ ان میں سے کسی کی طرف منتقل نہیں ہوگا۔ اس کے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودار ہوں گے اور وہ تم سے اس شدت کے ساتھ جنگ کریں گے کہ اس سے پہلے کسی قوم نے اس قدر شدید جنگ نہ کی ہوگی (راوی حدیث یعنی حضرت ثوبان کہتے ہیں) کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات بیان فرمائی جس کو یہ سمجھ نہ سکے یہاں ماجہ کی روایت میں اس جملہ کی تصریح بایں الفاظ ہے۔ ثم یجئ خلیفۃ اللہ المہدی یعنی پھر اس کے خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا پھر فرمایا کہ جب تم لوگ انہیں دیکھنا تو ان سے بیعت کر لینا اگرچہ اس بیعت کے لیے برف پر گھسٹ کر آہ پڑے، بلاشبہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔

(مستطک ج ۴ ص ۴۶۳)

حافظ ابن حجر و فتح الباری شرح بخاری ج ۱۳ ص ۸۱ پر اس حدیث کو نقل ضروری وضاحت کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ اس حدیث مذکور میں خزائن سے مراد اگر وہ خزانہ ہے جس کا ذکر حضرت ابوہریرہ کی حدیث میں ان الفاظ کے ساتھ کیا گیا ہے۔ "یوشک الفرات ان یحسر عن کنز من الذهب" قریب ہے کہ دریائے فرات (خشک ہو کر) سونے کا خزانہ ظاہر کر دیگا تو یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ واقعات ظہور مہدی کے وقت رونما ہوں گے۔

(۱) ج ۱ ص ۱۵۶ وسکت عنه الذہبی.

(۲) ج ۱ ص ۱۶۳-۱۶۱

(۲۰) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرَجُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ السُّفْيَانِيُّ فِي عُمُقٍ دِمَشْقٍ وَعَامَّةٌ مِّنْ يَتَّبِعُهُ مِّنْ كَلْبٍ فَيَقْتُلُ حَتَّى يَتَقَرَّبُطُونَ النِّسَاءَ وَيَقْتُلُ الصَّبِيَّانَ فَتَجْتَمِعُ لَهُمْ قَيْسٌ فَيَقْتُلُهَا حَتَّى لَا يَمْنَعَ ذَنْبٌ تَلْعَةً^(۱) وَيُخْرَجُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِي فِي الْحَرَمِ فَيَبْلُغُ السُّفْيَانِيَّ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِ جُنْدًا مِّنْ جُنْدِهِ يَهْزِمُهُمْ فَيَسِيرُ إِلَيْهِ السُّفْيَانِيُّ بِمَنْ مَعَهُ حَتَّى إِذَا صَارَ بَيْتَاءَ مِّنَ الْأَرْضِ خَسِفَ بِهِمْ فَلَا يَنْجُو مِنْهُمْ إِلَّا الْمَخْبِرُ عَنْهُمْ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ عَلَى شَرْطِ الشُّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۲)

(۲۱) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمُهَدِيِّ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هِيَ هَاتِ ثُمَّ عَقَدَ بَيْنَهُ

۲۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دمشق کے اطراف سے سفیانی نامی ایک شخص خروج کرے گا۔ جس کے عام پیروکار قبیلہ کلب کے لوگ ہوں گے یہ جنگ کرے گا۔ یہاں تک کہ عورتوں کے پیٹ چاک کرے گا اور بچوں تک کو قتل کرے گا۔ اس کے مقابلہ کے لیے قبیلہ قیس کے لوگ مجتمع ہوں گے۔ سفیانی ان سے بھی جنگ کرے گا اور اس کثرت سے لوگوں کو قتل کرے گا کہ مقتولین سے کوئی وادی خالی نہ بچے گی (اسی دوران) میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کا ظہور حرم میں ہوگا (مراد خلیفہ مہدی ہیں) سفیانی کو اس کی اطلاع پہنچے گی تو اپنا ایک لشکر ان سے جنگ کے لیے بھیجے گا۔ اس کا لشکر شکست کھا جائے گا تو خود سفیانی اپنے ہمراہیوں کو لے کر چلے گا۔ یہاں تک کہ جب مقام بیدار یعنی مکہ و مدینہ کے درمیان واقع چلیل میدان، میں پہنچے گا تو ان سب کو زمین دھنسا دیا جائے گا اور بھرا ایک منجر کے کوئی بچہ نہ بچے گا۔ (مستدرک ج ۴ ص ۵۲۰)

۲۱ حضرت ابو الطیفیل رضی اللہ عنہ محمد بن الحنفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ نے کہا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ اس شخص نے ان سے مہدی کے بارے میں پوچھا تو حضرت نے برہنہ

(۱) ذنب تلعة - بربد کثرتہ ولفہ لا یظنوا منه موضع - والتلاع ہی مسئل العلماء من علو الی

سفل جمع تلعة (مجمع البحار ج ۱ ص ۱۴۴)

(۲) ج ۴ ص ۵۲۰

سَبْعًا فَقَالَ ذَاكَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ اللَّهُ اللَّهُ قُتِلَ فَيَجْمَعُ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ قَوْمًا قُرْعَ (۱) كَقُرْعِ السَّحَابِ يُؤَلِّفُ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لَا يَسْتَوْحِشُونَ إِلَى أَحَدٍ وَلَا يَفْرَحُونَ بِأَحَدٍ يَدْخُلُ فِيهِمْ عَلَى عِدَّةِ أَصْحَابٍ يَذَرُ لَمْ يَسْبِقَهُمُ الْوَأُولُونَ وَلَا يُذَرُّهُمْ الْآخِرُونَ وَعَلَى عِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهْرَ قَالَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ أَتُرِيدُهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ هَذَيْنِ الْخَشْبَتَيْنِ قُلْتُ لَا جَرَمَ وَاللَّهِ لَا أَدِيمُهُمَا (۲) حَتَّى أَمُوتَ فَمَاتَ بِهَا يَغْنَى بِمَكَّةَ خَرَسَهَا اللَّهُ تَعَالَى قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَاجِمُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَوَافِقُهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۳)

تلف فرمایا دور ہو، پھر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ مہدی کا ظہور آخر زمانہ میں ہوگا اور بے دینی کا اس قدر غلبہ ہوگا کہ اللہ کے نام لینے والے کو قتل کر دیا جائے گا (ظہور مہدی کے وقت) اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو ان کے پاس اکٹھا کر دے گا، جس طرح بادل کے متفرق ٹکڑوں کو مجتمع کر دیتا ہے اور ان میں یگانگت و الفت پیدا کر دے گا۔ یہ نہ تو کسی سے متوحش ہوں گے اور نہ کسی کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ ان کا باہمی ربط و ضبط سب کے ساتھ یکساں ہوگا) خلیفہ مہدی کے پاس اکٹھا ہونے والوں کی تعداد اصحاب بدر (غزوہ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ کرام) کی تعداد کے مطابق (یعنی ۳۱۳) ہوگی۔ اس جماعت کو ایسی (خاص جزوی) فضیلت حاصل ہوگی جو ان سے پہلے والوں کو حاصل ہوئی ہے یہ بعد والوں کو حاصل ہوگی۔ نیز اس جماعت کی تعداد اصحاب طالت کی تعداد کے برابر ہوگی۔ جنہوں نے طالت کے ہمراہ نہر (اردن) کو عبور کیا تھا۔ حضرت ابوالطفیل کہتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ نے مجمع سے پوچھا کیا تم اس جماعت میں شریک ہونے کا ارادہ اور خواہش رکھتے ہو، میں نے کہا ہاں تو انہوں نے (کعبہ شریف کے) دوستوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ خلیفہ مہدی کا ظہور انہیں کے درمیان ہوگا۔ اس پر حضرت ابوالطفیل نے فرمایا بخدا میں ان سے تاحیات جدا نہ ہوں گا۔ (راوی محدث کہتے ہیں) چنانچہ حضرت ابوالطفیل کی وفات مکہ معظمہ ہی میں ہوئی۔ (مستدرک ج ۳ ص ۵۵۴)

(۱) القرع: قطع السحاب المتفرقة (مجمع البحر ج ۲ ص ۱۱۲)

(۲) لا ادیمہما ای لا اقلقہما

(۳) المستدرک مع التبصیر ج ۴ ص ۵۵۱.

(۲۲) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَرْفُوعًا لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَمْلَأَ الْأَرْضُ ظُلْمًا وَجُورًا وَعُدْوَانًا ثُمَّ يُخْرَجُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي مَنْ يَمْلَأُ مَا قَسَطًا وَعَدْلًا: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهَا وَوَافِقٌ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۱)

(۲۳) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا الْمُهْدِيُّ بَنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ اِشْمُ الْاَلْفِ (۲) أَقْنَى أَجَلِي يَمْلَأُ الْأَرْضَ قَسَطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِثْتُ جُورًا وَظُلْمًا يَعْيشُ هَكَذَا وَبَسَطَ يَسَارَهُ وَإِضْبَعَيْنِ مِنْ يَمِينِهِ الْمُسْبِخَةِ وَالْيَابِتَامِ وَعَقْدَ ثَلَاثَةٍ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَاكِمُ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَقَالَ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَفِيهِ عَمْرَانُ (الْقَطَّانُ) ضَعِيفٌ وَلَمْ يُخْرَجْ لَهُ مُسْلِمٌ (۳)

قُلْتُ قَدْ تَقَدَّمَ أَنَّ الْقَوْلَ الرَّاجِحَ فِيهِ أَنَّهُ لَيْسَ بِضَعِيفٍ وَمَادَّخُوهُ أَكْثَرَ وَجَارَحُوهُ قَلِيلُونَ مَعَ كَوْنِ جَرَحِهِمْ غَيْرَ مُسْلِمٍ وَبَيْنَهُمَا وَأَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيلًا وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

۲۲ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ زمین ظلم و جور اور سرکشی سے بھر جاتے گی، بعد ازاں میرے اہل بیت سے ایک شخص (مہدی) پیدا ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (مطلب: یہ ہے کہ خلیفہ مہدی کے ظہور سے پہلے قیامت نہیں آئے گی) (مستدرک ج ۴ ص ۵۵۷)

۲۳ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی میری نسل سے ہوگا۔ اس کی ناک ستواں و بلند اور پیشانی روشن اور نورانی ہوگی۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح (اس سے پہلے وہ) ظلم و زیادتی سے بھر گئی ہوگی اور انگلیوں پر شمار کر کے بتایا کہ وہ خلافت کے بعد سات سال تک زندہ رہے گا (مستدرک ج ۴ ص ۵۵۷)

۲۴ حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کا تذکرہ فرمایا (اور اس میں فرمایا کہ) وہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد سے ہوگا۔ (ایضاً)

(۱) ایضاً ج ۱ ص ۵۵۷، وخرجه الامام احمد في مسند أبي سعيد الخدري بسند صحيح رجاله ثقات.

(۲) اِشْمُ الْاَلْفِ: لارتفاع قصة الألف ولسواء أعلاها وأشرف الأربعة قليلاً (مجمع البحار ج ۲ ص ۲۱۲)

(۳) ایضاً ج ۱ ص ۵۵۷.

(۲۴) وَعِنْدَهُ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ الرَّقِّي ثَنَا يَزِيدُ بْنُ بَيَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ نَفِيلٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ وَهُوَ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ -

سَكَتَ عَلَيْهِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى مَعَ تَخْرِيجِهِ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَكَذَلِكَ سَكَتَ
عَلَيْهِ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى مَعَ تَخْرِيجِهِ فِي تَلْخِصِ الْمُسْتَدْرَكِ وَقَدْ مَرَّ بَيَانُ رِجَالِ السُّنَدِ تَفْصِيلاً
فِي رَوَايَاتِ أَبِي دَاوُدَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّ الرِّوَايَةَ صَحِيحَةٌ (۱) وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

(۲۵) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْقُوعًا يُخْرِجُ فِي
آخِرِ أَمْتِي الْمَهْدِيُّ يُسْقِيهِ اللَّهُ الْغَيْثَ وَيُخْرِجُ الْأَرْضَ نَبَاتًا وَيُعْطِي الْمَالَ صِحَاحًا (۲)
وَتَكْثُرُ الْمَاشِيَةُ وَتَعْظُمُ الْأَمَّةُ يَعِيشُ سَبْعًا أَوْ ثَمَانِيًا يَغْنَى حَبَجًا - وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا
حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۳)

(۲۶) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمَلُّوا الْأَرْضَ جَوْرًا وَظُلْمًا فَيُخْرِجُ رَجُلٌ مِنْ عِزَّتِي فَيَمْلِكُ سَبْعًا أَوْ

۲۵۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری آخری
امت میں مہدی پیدا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس پر خوب بارش برساتے گا اور زمین اپنی پیداوار باہر نکال دے
گی اور وہ لوگوں کو مال کیساں طور پر دے گا۔ اس کے زمانہ خلافت میں موبیشیوں کی کثرت اور امت میں
عظمت ہوگی (وہ خلافت کے بعد) سات سال یا آٹھ سال زندہ رہے گا۔ (مستدرک ج ۳ ص ۵۵۸)

۲۶۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (آخری
زمانہ میں) زمین جور و ظلم سے بھر جائے گی تو میری اولاد سے ایک شخص پیدا ہوگا اور سات سال یا نو سال
خلافت کرے گا (اور اپنے زمانہ خلافت میں) زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح اس سے
پہلے وہ جور و ظلم سے بھر گئی ہوگی۔ (ایضاً)

(۱) لبصاح ۴ ص ۵۵۷۔

(۲) ويعطى المال صحاحا ای يعطى اعطاء صحبها وسويا

(۳) لبصاح ۴ ص ۵۵۸۔

تَسْعًا فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ غَدَلًا وَقَسْطًا كَمَا مِلْتُ جَوْرًا وَظُلْمًا (۱)۔ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَ أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي تَلْخِيصِهِ ثُمَّ سَكَتَ عَلَيْهِ (۲)۔

قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُو الْعَبَّاسِ الْعَلَامَةُ نُورُ الدِّينِ الْهَيْثَمِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي تَجْمَعِ الزَّوَائِدِ (۳)

(۲۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبَشِرُكُمْ بِالْمُهْدِيِّ يَنْبَغُ فِي أُمَّتِي عَلَى اخْتِلَافِ مِنَ النَّاسِ وَزَلْزَالِ فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَغَدَلًا كَمَا مِلْتُ جَوْرًا وَظُلْمًا يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْأَرْضِ يَقْسِمُ الْمَالَ صِحَاحًا. قَالَ لَهُ رَجُلٌ مَا صِحَاحًا؟ قَالَ بِالسُّوِيَّةِ بَيْنَ النَّاسِ وَيَمْلَأُ اللَّهُ قُلُوبَ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۴۰۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں مہدی کی بشارت دیتا ہوں جو میری امت میں اختلاف و اضطراب کے زمانہ میں بھیجا جائے گا تو وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ زمین اور آسمان والے اس سے خوش ہوں گے۔ وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دے گا ریغی اپنے داد و دہش میں وہ کسی کا امتیاز نہیں برتے گا اللہ تعالیٰ اس کے دور خلافت میں میری امت کے دلوں کو استغناء و بے نیازی سے بھر دے گا۔ راوی بغیر امتیاز و ترجیح کے، اس کا انصاف سب کو عام ہوگا وہ اپنے منادی کو حکم دے گا کہ عام اعلان کر دے کہ جسے مال کی حاجت ہو وہ مہدی کے پاس آ

(۱) لبضاج ۱ ص ۵۵۸۔

(۲) وسکت عنه اللذہبی مکتفہا بکلامہ علی الحدیث الذی اخرجہ الحاکم من طریق آخر قبل

هذا الموضع بصفحة في ج ۱ ص ۵۵۷ ونقله الشيخ لبضا تحت رقم ۲۲ والله اعلم۔

(۳) هو العلامة الإمام الحافظ نور الدين علي بن ابي بكر بن سليمان ابو الحسن الهيثمي المصري القاهري ولد سنة ۷۳۵ھ وتوفي سنة ۸۰۷ھ له كتب وتخریج في الحديث منها مجمع الزوائد ومنبع الفوائد طبع في عشرة اجزاء فل الكتانی وهو من نفع كتب الحديث بل لم يوجد مثله كتاب ولا صنف نظيره في هذا الباب والسيوطي بغية الرائد في الذيل على معجم الزوائد، لكنه لم يتم وترتيب القسرات لابن حبان، (مخطوطة) وتقریب البغية في ترتيب احاديث الحلیة (مخطوطة)

وَسَلَّمَ غِنًى وَ يَسْعُهُمْ عَذْلُهُ حَتَّى يَأْمُرَ مُنَادِيًا فَيُنَادِي فَيَقُولُ: مَنْ لَهُ فِي الْمَالِ حَاجَةٌ؟ فَمَا يَقُومُ مِنَ النَّاسِ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ فَيَقُولُ: أَنَا فَيَقُولُ لَهُ! إِنَّكَ السَّدَانُ يَعْنِي الْخَازِنَ فَقُلْ لَهُ إِنَّ الْمَهْدِيَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُعْطِيَنِي مَالًا فَيَقُولُ لَهُ إِنْ أَحْبَبْتُ فَيَخِيَنِي حَتَّى إِذَا جَعَلَهُ فِي حَبْرِهِ وَاتَّزَرَهُ نَدِمَ فَيَقُولُ كُنْتُ أَجْشَعُ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسًا أَوْ عَجَزَ غِنًى مَا وَسِعَهُمْ؟ قَالَ فَيَرُدُّهُ فَلَا يَقْبَلُ مِنْهُ فَيَقَالُ لَهُ إِنَّا لَا نَأْخُذُ شَيْئًا أَعْطَيْنَاهُ فَيَكُونُ كَذَلِكَ سَبْعَ سَبْعِينَ أَوْ ثَمَانِ سَبْعِينَ أَوْ تِسْعَ سَبْعِينَ ثُمَّ لَا خَيْرَ فِي الْغَيْشِ بَعْدَهُ أَوْ قَالَ ثُمَّ لَا خَيْرَ فِي الْحَيَاةِ بَعْدَهُ

قُلْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ بِإِخْتِصَارٍ كَثِيرٍ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادِهِ وَ أَبُو يَعْنِي بِإِخْتِصَارٍ كَثِيرٍ وَرِجَالُهَا ثِقَاتٌ (۱)

جائے اس اعلان پر، مسلمانوں کی جماعت میں سے ہر ایک شخص کے کوئی بھی نہیں کھڑا ہوگا۔ مہدی اس سے کہے گا، خازن کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ مہدی نے مجھے مال دینے کا تمہیں حکم دیا ہے یہ شخص خازن کے پاس پہنچے گا تو خازن اس سے کہے گا اپنے دامن میں بھر لے چنانچہ وہ (حسب خواہش) دامن میں بھر لے گا اور خزانے سے باہر لائے گا تو اسے اپنے اس عمل پر ندامت ہوگی اور اپنے دل میں کہے گا کیا اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں سب سے بڑھ کر لالچی اور حریص میں ہی ہوں یا یوں کہے گا۔ میرے ہی لیے وہ چیز ناکافی ہے جو دوسروں کے واسطے کافی دوانی ہے۔ (اس ندامت پر) وہ مال واپس کرنا چاہے گا۔ مگر اس سے یہ مال قبول نہیں کیا جائے گا اور کہہ دیا جائے گا کہ ہم دے دینے کے بعد واپس نہیں لیتے۔ مہدی عدل و انصاف اور داد و دہش کے ساتھ آٹھ یا نو سال زندہ رہے گا۔ اس کی وفات کے بعد زندگی میں کوئی خوبی نہیں ہوگی۔

وَمَجْمَعُ الْبَحْرَيْنِ فِي زَوَائِدِ الْمُعْجَمِينَ وَالْمَقْصِدِ لِلْعَلِيِّ فِي زَوَائِدِ أَبِي يَعْنِي الْمَوْصِلِي (مَخْطُوطَةٌ) وَزَوَائِدُ بَنِي مَاجَةَ عَلَى الْكُتُبِ الْخَمْسَةِ (مَخْطُوطَةٌ) وَمَوَارِدُ الظُّمْلَانِ فِي زَوَائِدِ بَنِي حَبْلَانَ وَغَايَةُ الْمَقْصِدِ فِي زَوَائِدِ أَحْمَدَ، وَالْبَحْرُ الزَّخَارِيُّ فِي زَوَائِدِ مُسْنَدِ الْبَزْزَارِ، وَالْبَدْرُ الْمُنِيرُ فِي زَوَائِدِ الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ، وَبُخْيَةِ الْبَايْهَقِيِّ عَنْ زَوَائِدِ مُسْنَدِ الْحَارِثِ، الْأَعْلَامُ لِلزُّرْكَالِيِّ ج ۴ ص ۲۶۶ وَالرِّسَالَةُ الْمُسْتَطَرَفَةُ لِلْكَتَّانِيِّ ص ۱۱۰-۱۱۱.

(۲۸) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ فَيُخْرَجُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَيَأْتِي مَكَّةَ فَيَسْتَخْرِجُهُ النَّاسُ مِنْ بَيْتِهِ وَهُوَ كَارِهٌ فَيَبَا يَعُوهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ فَيَتَجَهَّزُ إِلَيْهِ جَيْشٌ مِنَ الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ فَيَأْتِيهِ غَصَائِبُ الْعِرَاقِ وَأَبْدَالُ الشَّامِ وَيَنْشُورُ رَجُلٌ بِالشَّامِ وَأَخْوَالُهُ مِنْ كُلِّ قَلْبٍ فَيَجْهَرُ إِلَيْهِ جَيْشٌ فَيَهْزِمُهُمُ اللَّهُ فَتَكُونُ الدَّائِرَةُ عَلَيْهِمْ فَذَلِكَ يَوْمٌ كُلُّ الْخَائِبِ مِنْ خَابَ مِنْ غَنِيمَةِ كُلِّ قَلْبٍ فَيَفْتَحُ الْكُنُوزَ وَيَقْسِمُ الْأَمْوَالَ وَيُلْقِي الْإِسْلَامَ بِجِرَانِهِ إِلَى الْأَرْضِ فَيَعِيشُونَ بِذَلِكَ سِتِّينَ أَوْ قَالَ تِسْعَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَوْسُطِ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ (۱)

۲۸۔ حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ خلیفہ کی وفات پر اختلاف ہوگا۔ (یعنی اس کی جگہ دوسرے خلیفہ کے انتخاب پر یہ صورت حال دیکھ کر) خاندان بنی ہاشم کا ایک شخص (اس خیال سے کہیں لوگ میرے اوپر بار خلافت نہ ڈال دیں) مدینہ سے مکہ چلا جائے گا۔ (کچھ لوگ اسے پہچان کر کہ یہی مہدی ہیں) اسے گھر سے نکال کر باہر لائیں گے اور حجرِ اسود و مقامِ ابراہیم کے درمیان زبردستی اسکے ہاتھ پر بیعتِ خلافت کر لیں گے (اس کی بیعتِ خلافت کی خبر سن کر ایک لشکرِ مقابلہ کے لیے) شام سے اس کی سمت روانہ ہوگا۔ یہاں تک کہ جب مقامِ بیداء (مکہ و مدینہ کے درمیانی میدان) میں پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ اس کے بعد اس کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال حاضر ہوں گے اور ایک شخص شام سے (سفیانی) منگے گا جس کی نہال قبیلہ کلب میں ہوگی اور اپنا لشکر خلیفہ مہدی کے مقابلہ کے لیے روانہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ سفیانی کے لشکر کو شکست دے دے گا۔ یہی کلب کی جنگ ہے۔ وہ شخص خسارہ میں رہے گا جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا پھر خلیفہ مہدی خزانوں کو کھول دیں گے اور خوب داد و دہش کریں گے اور اسلام

(۱) البضا ج ۲ ص ۲۱۵ و مکن ابن القيم فی المنار المنیف ص ۱۴۱ وقل رواہ الإمام احمد باللفظین و رواہ ابو دلاؤد من وجہ آخر عن قتادة عن فی الخلیل عن عبد اللہ بن الحارث عن ام سلمة نحرہ (وقد مر تحت رقم ۱۱) و رواہ ابو یعلیٰ الموصلی فی مسنده من حدیث قتادة عن صالح بن الخلیل عن صاحب له وربما قال صالح عن مجاهد عن ام سلمة والحديث حسن ومثله مما يجوز ان يقال فيه صحيح.

(۲۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُهْدِيَّ قَالَ إِنْ قَصُرَ فَسَبْعٌ وَإِلَّا ثَمَانٌ وَإِلَّا فَتِسْعٌ وَلَيَمْلَأَنَّ الْأَرْضَ قِسْطًا كَمَا مِلْتُمْ ظُلْمًا وَجَوْرًا رَوَاهُ الْبَزَّازُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَفِي بَعْضِهِمْ بَعْضٌ ضَعْفٌ (۱)

(۳۰) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ فِي أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَخْبِي الْمَالَ فِي النَّاسِ خَبِيًّا لَا يَعُدُّهُ عَدَا ئِمٌ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَعُوذُنَّ رَوَاهُ الْبَزَّازُ وَرِجَالُهُ الصَّحِيحُ (۲)

(۳۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ فِي أُمَّتِي الْمُهْدِيُّ إِنْ قَصُرَ فَسَبْعٌ وَإِلَّا ثَمَانٌ وَإِلَّا فَتِسْعٌ تَنْعَمُ أُمَّتِي فِيهَا نِعْمَةٌ لَمْ يَنْعَمُوا مِثْلَهَا

پورے طور پر دنیا میں مہم ہو جائے گا۔ لوگ اسی (میش و راحت کے ساتھ) سات یا نو سال رہیں گے،
یعنی جب تک خلیفہ مہدی حیات نہیں گے لوگوں میں فارغ البال اور چین و سکون رہے گا۔ (مجمع الزوائد ص ۳۱۵)
۲۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کا ذکر کرتے
ہوئے فرمایا اگر ان کی مدت خلافت کم ہوئی تو سات برس ہوگی ورنہ آٹھ یا نو سال ہوگی وہ زمین کو
عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ جس طرح اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (مجمع الزوائد ص ۳۱۵)
۳۰۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت
میں ایک خلیفہ ہوگا۔ جو لوگوں کو مال لپ بھر بھر تقسیم کرے گا۔ شمار نہیں کرے گا۔ (یعنی سخاوت اور دیر
دلی کی بنا پر بغیر گنے کثرت سے لوگوں میں عطا یا تقسیم کرے گا) اور قسم ہے اس ذات پاک کی جس کی قدرت
میں میری جان ہے، البتہ ضرور لوٹے گا (یعنی امر اسلام مضحک ہو جانے کے بعد ان کے زمانہ میں پھر سے
فروغ حاصل کر لے گا)۔ (مجمع الزوائد ج ۷، ص ۳۱۷)

۳۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں
ایک مہدی ہوگا اس کی مدت خلافت اگر کم ہوئی تو سات یا آٹھ یا نو سال ہوگی۔ میری امت اس
کے زمانہ میں اس قدر خوش حال ہوگی کہ اتنی خوش حال اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔ آسمان سے (حسب ضرورت)

(۱) لہذا ج ۷ ص ۳۱۷۔

(۲) لہذا ج ۷ ص ۳۱۷۔

يُرْسَلُ السَّمَاءُ عَلَيْهِمْ مَذَرَارًا وَلَا يَذْخَرُ الْأَرْضُ شَيْئًا مِّنَ النَّبَاتِ وَالْمَالِ كَدُّوسٌ يَقُومُ
الرَّجُلُ يَقُولُ يَا مَهْدِيْ اَعْطِنِيْ فَيَقُولُ خُذْهُ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَرِجَالُهُ ثَقَاتُ (۱)

قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۲)

(۳۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ (۳) وَ أَبُو دَاوُدَ (۴) عَنْ يَاسِينَ (۵) الْعِجْلِيِّ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ (۶) بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ مِنَّا أَهْلُ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ
اللَّهُ تَعَالَى فِي لَيْلَةٍ (۷)

(۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ (۸) عَنْ يَاسِينَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ (۹)

موسلا دھار بارش ہوگی اور زمین اپنی تمام پیداوار کو اگا دے گی۔ ایک شخص کھڑا ہو کر مال کا سوال کرے گا
تو مہدی کہیں گے (اپنی حسب خواہش خزانہ میں جا کر) خود لے لو۔ (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۷)
۳۳۳۔ حضرت علی رضی سے مرفوعاً و موقوفاً مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی میرے
اہل بیت سے ہوں گا۔ اللہ تعالیٰ اسے ایک ہی رات میں صلح بنا دے گا (یعنی اپنی توفیق و ہدایت سے
ایک ہی شب میں ولایت کے اس بلند مقام پر پہنچا دے گا جہاں وہ پہلے نہیں تھے۔)

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۷)

(۱) ایضاً ج ۷ ص ۳۱۷

(۲) الامام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ الحبسی مولاهم الکوفی ولد سنة ۱۵۹ وتوفى
سنة ۲۳۵ھ حافظ للحديث له فيه كتب منها المسند والمصنف جمع فيه الاحاديث على طريقة المحققين
بالاسناد وفتلوى التلحين وقول الصحابة مرتبا على الكتب والابواب على ترتيب الفقه وهو اكبر من
مصنف عبد الرزاق بن همام رتبة (الاعلام للزرکلی ج ۱ ص ۱۱۷ و ۱۱۸ والمستطرفة للكنزى ص ۳۶)۔
(۳) الفضل بن دكين وهو لقب واسمه عمرو بن حمد بن زهير بن درهم التميمي مولى آل طلحة
ابو نعيم الملائكي الكوفي الاحول روى عنه البخاري فاكثر قال احمد ابو نعيم صدوق ثقة موضع للحجة
في الحديث وقال ابن سعد وكان ثقة مأمونا كثير الحديث حجة الخ (تهذيب التهذيب ج ۸ ص ۲۴۳-
۲۴۸)۔

(۴) عمر بن سعد بن عبيد ابو دلاود الحضري الكوفي وحضر موضع بالكوفة قبل ابن معمر
ثقة، وقال ابو حاتم صدوق كان رجلا صالحا وقال الأجرى عن ابی دلاود كان جليلا جدا وقال ابن سعد
كان نسكا زاهدا له فضل وتواضع الخ تهذيب التهذيب ج ۷ ص ۳۹۷-۳۹۸۔

أَقُولُ إِنَّ الْفَضْلَ بْنَ دُكَيْنٍ وَأَبَا دَاوُدَ أَعْنَى الْحَضَرِيِّ الْكُوفِيِّ وَوَكَيْعًا مِنَ الْأَتْبَاعِ الْمَعْرُوفِينَ
 أَخْرَجَ لَهُمُ السِّتَّةُ إِلَّا أَبَا دَاوُدَ الْحَضَرِيَّ فَلَمْ يُخْرِجْ إِلَّا مُسْلِمَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَالْأَرْبَعَةَ وَأَمَّا يَاسِينَ فَهُوَ ابْنُ
 شَيْبَانَ وَيُقَالُ ابْنُ سِنَانَ الْكُوفِيُّ قَالَ الثَّوْرِيُّ عَنْ ابْنِ مَجْبِينَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ، وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ
 عَنْ ابْنِ مَجْبِينَ ضَالَعٌ وَقَالَ أَبُو زُرْعَةَ لَا بَأْسَ بِهِ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ فِيهِ نَظَرٌ وَلَا أَعْلَمُ حَدِيثًا غَيْرَ هَذَا وَقَالَ
 يَحْيَى بْنُ يَمَانَ رَأَيْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يَسْأَلُ يَاسِينَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ ابْنُ حَدِيٍّ وَهُوَ مَعْرُوفٌ بِهِ
 وَوَقَعَ فِي سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ عَنْ يَاسِينَ غَيْرُ مَنْسُوبٍ فَقَطَّعَ بَعْضُ الْحَفَاطِ الْمُتَأَخِّرِينَ يَاسِينَ بْنُ مَعَاذٍ
 الرِّيَّاتِ فَضَعَّفَ الْحَدِيثَ بِهِ فَلَمْ يَصْنَعْ شَيْئًا الْخ مِنْ تَهْذِيبِ التَّهْذِيبِ وَأَمَّا إِبْرَاهِيمُ بْنُ
 مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ فَذَكَرَهُ ابْنُ جَبَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي الثِّقَاتِ وَقَالَ الْعِجْلِيُّ ثِقَةً أَخْرَجَ لَهُ
 التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ فِي مُسْنَدٍ عَلَى رَضَى اللَّهُ عَنْهُ الْخ وَالْحَاصِلُ أَنَّ الرِّوَايَةَ
 رِجَالُهَا ثِقَاتٌ وَتَبَيَّنَ مِنْ كَلَامِ الْحَفَاطِ ابْنِ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّ تَضْعِيفَ
 مَنْ ضَعَّفَ الْحَدِيثَ إِنَّمَا كَانَ نَاشِئًا بِظَنِّهِ الْفَاسِدِ وَلِأَجْلِ هَذَا صَرَّحَ فِي التَّقْرِيبِ أَيْضًا،
 نَعَمْ لَوْ كَانَ الْمُرَادُ يَاسِينَ الرِّيَّاتِ لَكَانَتِ الرِّوَايَةُ ضَعِيفَةً وَقَدْ نَصَّ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَلَى أَنَّهُ
 الْعِجْلِيُّ فَالْحَدِيثُ لَا غُبَارَ عَلَيْهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ -



(٥) يَاسِينَ بْنُ شَيْبَانَ وَيُقَالُ ابْنُ سِنَانَ الْمَعْلَى الْكُوفِي - تَهْذِيبُ التَّهْذِيبِ ج ١١ ص ١٥٢ وَلِل
 الْحَفَاطِ أَيْضًا فِي التَّقْرِيبِ يَاسِينَ بْنُ شَيْبَانَ وَابْنُ سِنَانَ الْمَعْلَى الْكُوفِي لَا بَأْسَ بِهِ مِنَ الصَّحِيحَةِ وَوَهُمُ مَنْ
 زَعَمَ لَهُ ابْنُ مَعَاذٍ الرِّيَّاتِ - ص ٢٧٣.

(٦) إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ الْحَنْفِيَّةِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمَعْلَى ثِقَةً الْخ تَهْذِيبُ التَّهْذِيبِ ج ١
 ص ١٣٦.

(٧) مُصَنَّفُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ ج ١٥ ص ١٩٧ طَبْعُ الدَّارِ السُّلْطَانِيَّةِ بِبَغْدَادٍ. تَهْذِيبُ التَّهْذِيبِ ج ١١
 ص ١٠٩-١١٤. أَيْ يَتَوَبَّعُ عَلَيْهِ وَيُؤْفَقُ وَيُلْهَمُ وَيُرْشَدُ بِهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ كَذَلِكَ (الْفِتْنُ وَالْمَلَامُ ابْنُ كَثِيرٍ
 ج ١ ص ٣١) وَهَذَا الْحَدِيثُ أَخْرَجَهُ الْحَفَاطُ فِي كُتُبِهِمْ مِنْهُمْ الْحَفَاطُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ابْنِ
 مَاجَةَ فِي سُنَنِهِ فِي كِتَابِ الْفِتَنِ وَالْحَفَاطُ أَبُو بَكْرٍ الْبَيْهَقِيُّ وَالْإِمَامُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي مُسْنَدِهِ عَلَى ابْنِ أَبِي
 طَالِبٍ وَقَالَ الشَّيْخُ أَحْمَدُ شَاكِرٌ لِسُلْطَانِهِ صَحِيحٌ.

(٨) وَكَيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ بْنُ مَلِيحٍ الرُّوسِيُّ أَبُو سُفْيَانَ الْكُوفِيُّ الْحَفَاطُ قَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ مَا
 رَأَيْتُ لَدَعَى لِلْعِلْمِ مِنْ وَكَيْعٍ وَلَا أَحْفَظُ مِنْهُ وَقَالَ نَوْحُ بْنُ حَبِيبٍ الْقُرْمَسِيُّ رَأَيْتُ الثَّوْرِيَّ وَمَعْمَرًا وَمَالِكًا
 فَمَا رَأَيْتُ عَيْنَايَ مِثْلَ وَكَيْعٍ الْخ تَهْذِيبُ التَّهْذِيبِ ج ١١ ص ١٠٩-١١٤.

(٩) مُصَنَّفُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ ج ١٥ ص ١٩٧، طَبْعُ الدَّارِ السُّلْطَانِيَّةِ، بِبَغْدَادٍ.

(۳۴) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ثَنَا فِطْرٌ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ رَجُلًا مِنْ

أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِي اسْمَهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمُ أَبِي النَّخ (۱)

أَقُولُ رِجَالُ هَذَا السَّنَدِ كُلُّهُمْ رِجَالُ الصَّحَاحِ السِّتَةُ غَيْرُ فِطْرٍ فَإِنَّهُ لَمْ يَزِدْ عَنْهُ مُسْلِمٌ

رَجُلُهُ اللَّهُ تَعَالَى وَأَمَّا الْبُخَارِيُّ وَالْأَزْبَعِيُّ فَقَدْ أَخْرَجُوا لَهُ وَثَقَهُ أَخَذَ وَابْنُ مَعِينٍ وَالْبَعْجَلِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ وَ

مِنْ النَّاسِ مَنْ يَسْتَضَعِفُهُ (۲)

(۳۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ثَنَا فِطْرٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي

الْطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ

إِلَّا يَوْمٌ لَبَعَثَ اللَّهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَمْلَأُ هَاعِذْلًا كَمَا مِلْتُمْ جَوْرًا (۳)

أَقُولُ رِجَالُ هَذَا السَّنَدِ كُلُّهُمْ رِجَالُ الصَّحَاحِ السِّتَةُ غَيْرُ فِطْرٍ فَإِنَّهُ مِنْ رِوَاةِ الْبُخَارِيِّ

وَالْأَزْبَعِيِّ خَلَا مُسْلِمٌ كَمَا مَرَّ.

۳۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دُنیا ختم

نہ ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (مراد مہدی ہیں) بھیجے گا جس کا

نام میرے نام کے اور اُس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے مطابق ہوگا۔ (یعنی اس کا نام بھی محمد بن

عبداللہ ہوگا۔) (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۷)

۳۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اگر دُنیا

کا صرف ایک دن باقی رہ جائے گا (تو اللہ تعالیٰ اسی کو طویل اور دراز کر دے گا اور) میرے اہل بیت میں سے

ایک شخص (مہدی) کو پیدا کریگا جو دُنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ (اس سے پہلے)

ظلم سے بھری ہوگی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸)

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸۔

(۲) فطر بن خليفة القرشي المخزومي مولا له ابو بكر الخياط الكوفي قال الامام احمد بن

حنبل ثقة صالح الحديث وقال احمد كان عند يحيى بن سعيد ثقة قال ابن ابی خيثمة عن ابن معين ثقة

وقال العجلي كوفي ثقة ليس الحديث وكان فيه تتبع قليل وقال ابو حاتم صالح الحديث وقال ابو دلاود

عن احمد بن يوسف كذا مكرر على فطر وهو مطروح لا نكتب عنه وقال النسائي لا يلس به وقال

في موضع آخر ثقة حافظ كس وقال ابن سعد كان ثقة نشاء الله ومن الناس من يستضعفه وقال

←

(۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ ثَنَى عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرُ
ثَنَى مُجَاهِدٌ ثَنَى فُلَانٌ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمَهْدِيَّ لَا
يَخْرُجُ حَتَّى يُقْتَلَ النَّفْسُ الزُّكِيَّةُ فَإِذَا قُتِلَتِ النَّفْسُ الزُّكِيَّةُ غَضِبَ عَلَيْهِمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ
وَمَنْ فِي الْأَرْضِ فَاتَى النَّاسُ الْمَهْدِيَّ فَرَفُّوهُ كَمَا تُرْفُ الْعُرُوسُ إِلَى زَوْجِهَا لَيْلَةً عَرَسَهَا
وَهُوَ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا وَيُخْرِجُ الْأَرْضَ نَبَاتَهَا وَتُمْطَرُ السَّمَاءُ مَطَرَهَا وَتَنْتَعَمُ
أُمَّتِي فِي وَلَايَتِهِ نِعْمَةً لَمْ تَنْتَعَمَهَا قَطُّ (۱)

أَقُولُ أَمَّا عَبْدُ اللَّهِ (۲) بْنُ نُمَيْرٍ فَهُوَ هَذَا بَنُو الْخَارِجِيِّ الْكُوفِيُّ أَخْرَجَ لَهُ السِّتَةُ وَأَمَّا
مُوسَى (۳) الْجُهَنِيُّ فَهُوَ مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَوَائِنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُهَنِيُّ الْكُوفِيُّ وَثَقَّهُ أَخَذَ وَأَبْنُ مَعِينٍ

۳۶۔ امام مجاہد (مشہور تابعی) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا ”نفس زکیہ“
کے قتل کے بعد ہی خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا۔ جس وقت نفس زکیہ قتل کر دیے جائیں گے تو زمین و
آسمان والے ان قاتلین پر غضب ناک ہوں گے۔ بعد ازاں لوگ مہدی کے پاس آئیں گے اور انھیں دولہن
کی طرح آراستہ و پیراستہ کریں گے اور میری زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ (ان کے زمانہ خلافت
میں) زمین اپنی پیداوار کو اگا دے گی اور آسمان خوب برسے گا اور ان کے دور خلافت میں امت اس
قدر خوش حال ہوگی کہ ایسی خوش حالی اسے کبھی دہلی ہوگی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸)

ضروری تنبیہ
ایک نفس زکیہ محمد بن عبد اللہ بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم ہیں
جنھوں نے خلیفہ منصور عباسی کے خلاف ۳۵ھ میں خروج کیا تھا اور شہید
ہوتے تھے۔ حدیث بالا میں مشہور نفس زکیہ سے مراد یہ نہیں ہیں بلکہ یہ ایک دوسرے بزرگ ہیں جو آخر زمانہ
میں ہوں گے اور ان کی شہادت کے فوراً بعد مہدی کا ظہور ہوگا۔ شیخ محمد بن عبد الرسول الزرنجی نے اپنی
مشہور تالیف ”الاشاعة لاشراط الساعة“ میں یہ بات بصرحت تحریر کی ہے۔

الساجی صدوق . و قال الساجی أيضا وكان يقدم علي عثمان وكان احمد بن حنبل يقول هو
خشبي (ای من الخشبية فرقة من الجهمية) وقال الدار قطنی فطر زائع ولم يحتج به البخاری الخ
تہذیب التہذیب ج ۸ ص ۲۷۰ - ۲۷۱.

(۳) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸.

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۹ ہو من کلام الصحابی ولكن له حکم المرفوع لانه

لا یعلم من قبل الراي.

وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ أَبُو حَاتِمٍ لَا بَأْسَ بِهِ ثِقَةً صَالِحٌ أَخْرَجَ لَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَمَّا
عُمَرُ (۱) بْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرِيُّ فَهُوَ الْكُوفِيُّ وَثِقَةٌ ابْنُ مَعِينٍ وَأَبُو حَاتِمٍ وَأَبُو دَاوُدَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى أَخْرَجَ لَهُ
أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ خَرَّيْ فِي الْأَذْبِ الْمَفْرُودِ ذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ وَذَكَرَهُ ابْنُ شَاهِينَ فِي الثِّقَاتِ قَالَ قَالَ
أَخَذَ ابْنُ صَالِحٍ يَغْنَى الْمَصْرِيُّ عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ ثِقَةً وَأَمَّا مُجَاهِدٌ (۲) فَهُوَ إِمَامٌ مَشْهُورٌ أَخْرَجَ لَهُ الْإِسْنَةُ السِّتَةُ
وغيرهم فالحاصل أن الرواية صحيحة ورجالها كلهم موثقون والله أعلم.

(۳۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ
سَمِعْتُ أَبَاهُ رِيزَةَ يُخْبِرُ أَبَا قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُبَايِعُ
لِلرَّجُلِ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَلَنْ يَسْتَحِلَّ الْبَيْتَ إِلَّا أَهْلُهُ فَإِذَا اسْتَحَلُّوه فَلَا تَسْتَلْ عَنْ
هَلَكَةِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَأْتِي الْحَبَشَةُ فَيُخْرِجُونَ خَرَابًا لَا يُعَمَّرُ بَعْدَهُ أَبَدًا وَهُمْ الَّذِينَ يَسْتَخْرِجُونَ
كَثْرَتَهُ (۳)

اقول اما يزيد (۴) بن هارون فهو السلمي أبو خالد بن الواسطي أخذ الأعلام الحفاظ
المشاهير روى عنه السبعة قال أحمد كان حافظا متقنا وقال أبو حاتم إمام لا يسئل عن مثله وأما ابن أبي

۳۷۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک شخص ریعنی
مدی) سے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کی جائے گی اور کعبہ کی حرمت و عظمت اس کے
اہل ہی پامال کریں گے اور جب اس کی حرمت پامال کر دی جائے گی تو پھر عرب کی تباہی کا حال مت پوچھو
(یعنی ان پہ اس قدر تباہی آئے گی جو بیان سے باہر ہے) پھر حبشی چڑھائی کر دیں گے اور مکہ معظمہ کو
بالکل ویران کر دیں گے اور یہی کعبہ کے (مدفون) خزانہ کو نکالیں گے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۹۹)

(۲) عبد الله بن نمير الهمداني الخارني ابو هشام الكوفي ثقة صاحب حديث من اهل السنة من
كبار التسعة الخ (تقريب ص ۱۴۴ وخلاصة التهذيب ص ۲۱۷ وقال العجلي ثقة صالح الحديث
صاحب سنة وقال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث صدوق تهاب التهذيب ج ۱ ص ۵۲-۵۳.
(۳) موسى الجهني فهو موسى بن عبد الله ويقال ابن عبد الرحمن الجهني ابو سلمة الكوفي ثقة
عابد، لم يصح ان الفطن طعن فيه (التقريب ص ۲۵۷) وثقه الفطن وقال العجلي ثقة في عدل-
الشيوخ وقال ابو زرعة صالح وذكره ابن حبان في الثقات وقال ابن سعد كان ثقة قليل الحديث
(تهذيب التهذيب ج ۱ ص ۳۱۶).

(۱) عمر بن قيس الماصر بن ابي مسلم الكوفي ابو الصباح مولى تقيف قل ابن معين وهو حاتم
ثقة وقال الأجرى سئل ابو داود عن عمر بن قيس فقال من الثقات راويه لشهر ولونق وذكره ابن حبان

ذنب (۱) فهو محمد بن عبد الرحمن بن المغيرة بن الحارث بن ابي ذنب القرشي العامري من ائمة
المدني احد الاعلام اخرج له السنة قال احمد يشبه بابن المنيب وهو اصلح و اوزع واقوم بالحق من
مالك واما سعيد بن سمان (۲) فهو الانصاري الزرقني اخرج له ابو داود والترمذي والنسائي والبخاري
في جزء القبرة وقال النسائي ثقة وذكره ابن حبان في الثقات وقال البرقاني عن الدار قطني ثقة وقال
الحاكم تابعي معروف وقال الازدي ضعيف الخ

وهذا ما وجدناه بخط الشيخ المدني قدس سره وقد اطلعت على طائفة من الاحاديث
الصحيحة الواردة في ذكر المهدي فاوردتها تامة وتعميما للفائدة واليكم تلك الاخبار -

تشریح مشکوٰۃ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تک اہل جنت تم سے جنگ نہ کریں تم بھی ان سے ملو کیونکہ خانہ
کعبہ کا خزانہ دو چھوٹی پنڈلیوں والا مکالے گا۔ اس مضمون کی دیگر صحیح حدیثیں بھی موجود ہیں۔ حضرت شاہ
رفیع الدین دہلوی قدس سرہ اپنے رسالہ ”قیامت نامہ“ میں لکھتے ہیں کہ جب سارے ایمان دار جہان
سے اٹھ جائیں گے، تو حبشیوں کی چڑھائی ہوگی اور ان کی سلطنت ساری روئے زمین پر پھیل جائے
گی۔ وہ کعبہ کو ڈھا ڈالیں گے اور حج موقوف ہو جائے گا

(ترجمہ قیامت نامہ ص ۲۲ از مولانا محمد ابراہیم دانا پوری)



فی الثقات وذكره ابن شاهين في الثقات (تهذيب التهذيب ج ۷ ص ۴۳۰ - ۴۳۱).

(۲) اما مجاهد، فهو مجاهد بن جبر امام مشهور من كبار التابعين قال الذهبي اجمعت الامة
على امامة مجاهد والاحتجاج به (تهذيب التهذيب ج ۱۰ ص ۳۸ - ۴۰)

(۳) مصنف ابن ابي شيبة ج ۱۵ ص ۵۳.

(۴) يزيد بن هارون بن وادي وبطل زاذان بن ثابت السلمي مولا هم ابو خالد الواسطي احد
الاعلام الحفاظ المشاهير قبل اصله من بخاري قال احمد كان حافظا للحديث وقال ابن المديني ما ريت
احفظ منه وقال ابن معين ثقة وقال العجلي ثقة ثبت وقال ابو حاتم ثقة امام معروف لا يمسار عن
ملكه (تهذيب التهذيب ج ۱۱ ص ۳۲۱ - ۳۲۳)

(۱) ابن ابي ذنب فهو محمد بن عبد الرحمن بن المغيرة بن الحارث بن ابي ذنب القرشي
العامري وابو الحارث المدني قال احمد صدوق لفضل من مالك الا مالكا اشد تنقية للرجال منه وقال
ابن معين ابن ابي ذنب ثقة وكل من روى عنه ابن ابي ذنب ثقة الا لبا حنبل البيضاوي وكل من روى
عنه مالك ثقة الا عبد الكريم لبا امية وقال ابن حبان في الثقات كان من فقهاء اهل المدينة وعبادهم
وكان لقول اهل زمانه للحق (تهذيب التهذيب ج ۹ ص ۲۷۰ - ۲۷۱).

(۲) سعيد بن سمان الانصاري الزرقني مولا هم المدني (تهذيب التهذيب ج ۴ ص ۴۰) وقال
البيهقي في التاريخ سعيد بن سمان الانصاري الزرقني مولا هم المدني ثقة لم يصب الازدي في
تصنيفه من الثالثة (۲۳۸ طبع في بيروت ۱۱۰۸ هـ).

الذَّيْلُ وَالْإِسْتِدْرَاكُ

- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فَيُكَلِّمُكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ (۱) رَوَاهُ الْإِمَامُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي كِتَابِ النَّبِيِّاءِ، بَابُ نَزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. (ج ۱، ص ۴۹۰)
- (۲) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ

۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کا اس وقت خوشی سے کیا حال ہوگا۔ جب تم میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے اتریں گے اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔
(صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۹۰)

۲: حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے ایک جماعت قیامِ حق کے لیے کامیاب جنگ قیامت تک کرتی رہے گی۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں ان مبارک کلمات کے بعد آپؐ نے فرمایا آخر میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے اتریں گے تو مسلمانوں کا امیر ان سے عرض کرے گا تشریف لائیے ہمیں نماز پڑھائیے اس کے جواب میں عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں (اس وقت) امامت ہمیں کروں گا۔ تمہارا بعض بعض پر امیر ہے (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت امامت سے انکار فرمادیں گے، اس فضیلت و بزرگی کی بناء پر جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عطا کی ہے۔
(صحیح مسلم ج ۱ ص ۸۷)

(۱) "إمامكم منكم" معناه بصلی (ای عیسی علیہ السلام) معکم بالجماعة والامام من هذه الامة (عمدة القاری ج ۱ ص ۱۰) وقال ملا علی القاری والحاصل ان امامكم واحد منكم دون عیسی علیہ السلام (مرواة شرح المنکوة ج ۱ ص ۱۲۲) وقال الحافظ ابن حجر قال ابو الحسین الخسعی الأثری فی مناقب الشافعی نولرت الاخبار بان المهدي من هذه الامة وان عیسی علیہ السلام بصلی حلفه (فتح الباری ج ۶ ص ۱۹۳).

قَالَ وَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ تَعَالَى صَلِّ لَنَا فَيَقُولُ لَا، إِنْ
بَغَضَكُمْ عَلَى بَعْضِ أُمَرَاءِ تَكْرِمَةَ اللَّهِ هَذِهِ الْأُمَّةُ (أَخْرَجَهُ الْإِمَامُ مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ ج ۱
ص ۸۷)

(۳) وَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ
عَقِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمُ الْمَهْدِيُّ تَعَالَى صَلِّ
لَنَا، الْحَدِيثُ ذَكَرَهُ الشَّيْخُ ابْنُ الْقَيْمِ فِي الْمَنَارِ الْمُنِيبِ (۱۴۷) وَعَزَاهُ لِلْحَافِظِ ابْنِ أَبِي
أُسَامَةَ فِي مُسْنَدِهِ وَقَالَ وَ هَذَا إِسْنَادٌ جَيِّدٌ.

أَقُولُ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي أُسَامَةَ هُوَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أُسَامَةَ التَّيْمِيُّ
الْبَغْدَادِيُّ صَاحِبُ الْمُسْنَدِ (الْمُتَوَفَّى ۵۲۸۲هـ) (۱) وَ أَمَّا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ فَهُوَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ
عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَبُو هِشَامٍ الصُّنْعَانِيُّ ضُذِّقَ أَخْرَجَ لَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي سُنَنِهِ وَ ابْنُ مَاجَةَ فِي
تَفْسِيرِهِ (۲) وَ أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَهُوَ ابْنُ عَقِيلِ بْنِ مَعْقِلِ الصُّنْعَانِيُّ ضُذِّقَ أَخْرَجَ لَهُ أَبُو دَاوُدَ (۳) وَ أَمَّا عَقِيلُ

تشریح: مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نزول کے وقت جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں
گے اور امام خود عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہوں گے، بلکہ اُمت کا ایک فرد یعنی خلیفہ مہدی ہوں گے
چنانچہ حافظ ابن حجر بحوالہ مناقب الشافعی از امام ابوالحسین آبروی لکھتے ہیں کہ اس بارے میں احادیث
متواتر ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک نماز خلیفہ مہدی کی اقتداء میں ادا کریں گے۔

(فتح الباری ج ۶ ص ۳۹۳)

۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم
علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے تو اُمت کا امیر مہدی ان سے عرض کرے گا آگے تشریف لائیے
اور نماز پڑھائیے تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے تمہارا بعض بعض پر امیر ہے۔ اس فضیلت کی
بنار پر جو اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو مرحمت فرمائی ہے۔ (المنار المنیب، ۲، بحوالہ مسند ابی اسامہ)

(۱) الرسالة المستطرفة ص ۵۶.

(۲) تقریب التہذیب ص ۸.

(۳) لمعنا ص ۹۶.

فَهُوَ ابْنُ مَعْقِلِ بْنِ مُنَبِّهِ النَّيَّابِيُّ ابْنُ أَخِ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهِ ضُدُوقٌ أَخْرَجَ لَهُ أَبُو دَاوُدَ (۱) وَأَمَّا وَهْبٌ فَهُوَ ابْنُ مُنَبِّهِ بْنِ كَامِلِ النَّيَّابِيُّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَبْنَاوِيُّ (بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ وَسُكُونِ الْمُوحَاذَةِ بَعْدَهُ نُونٌ) بِقَعَّةٌ أَخْرَجَ لَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ سِوَى ابْنِ مَاجَةَ وَهُوَ أَخْرَجَ لَهُ أَيْضًا فِي تَفْسِيرِهِ (۲) فَالْخَاصِلُ إِسْنَادُ هَذَا الْحَدِيثِ جَيِّدٌ كَمَا قَالَ الشَّيْخُ ابْنُ قَيِّمٍ وَقَدْ صَرَّحَ فِيهِ وَصَفَ الْأَمِيرَ الْمَذْكُورَ بِأَنَّهُ الْمَهْدِيُّ فَيَكُونُ هَذَا الْحَدِيثُ مُفَسِّرًا لِلْمُرَادِ بِهَذَا الْحَدِيثِ الَّذِي أوردَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فَتَبَهُ.

(۴) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدُّجَالُ فِي خِفَّةٍ مِنَ الدِّينِ وَذَكَرَ الدُّجَالُ ثُمَّ قَالَ ثُمَّ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَنَادِي مِنَ السَّحَرِ فَيَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَخْرُجُوا إِلَى هَذَا الْكَذَّابِ الْخَفِيفِ فَيَقُولُونَ هَذَا رَجُلٌ جَنِّيٌّ فَيَنْطَلِقُونَ فَإِذَا هُمْ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَتَقَامُ الصَّلَاةُ فَيَقَالُ لَهُ تَقَدَّمْ يَا رُوحُ اللَّهِ فَيَقُولُ لِيَتَقَدَّمَ إِمَامُكُمْ فَلْيُصَلِّ بِكُمْ فَإِذَا صَلُّوا صَلَاةَ الصُّبْحِ خَرَجُوا إِلَيْهِ قَالَ فَحِينَ يَرَاهُ الْكَذَّابُ يَنْثَاثُ كَمَا يَنْثَاثُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ

تشریح : اس حدیث میں امام کے بارے میں تصریح آگئی کہ وہ خلیفہ مہدی ہوں گے۔ لہذا بشاری شریف و مسلم شریف کی مذکورہ حدیث میں بھی امام اور امیر سے مراد خلیفہ مہدی ہی ہیں۔ ۴ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین کے کمزور ہو جانے کی حالت میں دجال نکلیے گا اور دجال سے متعلق تفصیلات بیان کرنے کے بعد فرمایا بعد ازاں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے اور بوقت سحر (یعنی صبح صادق سے پہلے) آواز دیں گے کہ اے مسلمانوں تمہیں اس جموٹے خبیث سے مقابلہ کرنے میں کیا چیز مانع ہے؟ تو لوگ کہیں گے کہ یہ کوئی جنات ہے۔ پھر آگے بڑھ کر دیکھیں گے تو انہیں عیسیٰ علیہ السلام نظر آئیں گے۔ پھر نماز فجر کے لیے اقامت ہوگی تو ان کا امیر کہے گا اے روح اللہ امامت کے واسطے آگے تشریف لےئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے۔ تمہارا امام ہی تمہیں نماز پڑھائے۔ جب لوگ نماز سے فارغ ہو جائیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قیادت میں دجال سے مقابلہ کے لیے نکلیں گے۔ دجال جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو (مارے خون کے) نمک کے پھینکنے کی طرح پھینکنے لگے گا۔

(۱) لمصاص ۳۹۶

(۲) لمصاص ۵۸۵

(رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادُ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ . وَقَالَ الشَّيْخُ الذَّهَبِيُّ فِي تَلْخِيصِهِ هُوَ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ) (۱) لِيَتَقَدَّمَ إِمَامُكُمْ فَلْيُضَلَّ بِكُمْ وَالْإِمَامُ حِينَئِذٍ هُوَ الْمَهْدِيُّ كَمَا جَاءَ التَّصْرِيحُ فِي الْحَدِيثِ رَقْم ۴۰ .

(۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَنْعَمُ أُمْتِي فِي زَمَنِ الْمَهْدِيِّ نِعْمَةً لَمْ يَنْعَمُوا قَطُّ وَيُرْسِلُ السَّمَاءُ عَلَيْهِمْ مَذَرَارًا وَلَا تَدْعُ الْأَرْضُ شَيْئًا مِنْ ثَبَاتِهَا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ أَوْرَدَهُ الْهَيْبِيُّ فِي مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ وَقَالَ أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَرَجَّاهُ ثِقَاتُ (۲) .

(۶) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا فَقَالَتْ أُمُّ شَرِيكَ بِنْتُ أَبِي الْعَكْرِ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيُّنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ هُمْ يَوْمَئِذٍ قَلِيلٌ وَجُلُوهُمْ

۵ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی کے زمانے میں میری اُمت اس قدر خوشحال ہوگی کہ ایسی خوشحالی سے کبھی نہ ملی ہوگی۔ آسمان سے (حسب ضرورت) بارشیں ہوگی اور زمین اپنی تمام پیداوار اگا دے گی۔ (مجمع الزوائد ج ۱، ص ۳۱۷)

۶ : حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں جس میں ہے کہ ایک صحابیہ ام شریک بنت ابی العکر رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرب اس وقت کہاں ہوں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ اہل عرب دین کی حمایت میں مقابلے کے لیے کیوں سامنے آئیں گے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عرب اس وقت کم ہوں گے اور ان میں بھی اکثر بیت المقدس (یعنی شام) میں ہوں گے اور ان کا امام دامیر ایک رجل صالح (مہدی) ہوگا۔ جس وقت ان کا امام نماز فجر کے لیے آگے بڑھے گا۔ اچانک عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اسی وقت (آسمان سے) اتریں گے۔ امام پیچھے ہٹے گا تاکہ عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھائیں۔ عیسیٰ علیہ السلام امام کے مونڈھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ کیونکہ تمہارے ہی لیے اقامت کسی گئی ہے تو امام لوگوں کو نماز پڑھائے گا۔ (سنن ابن ماجہ ۳۰۷، ۳۸۸)

(۱) المستدرک ج ۱ ص ۵۴۰ .

(۲) مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۷ .

بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَ إِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ قَدْ تَقَدَّمَ يُصَلِّيَ بِهِمُ الصُّبْحَ إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِمْ ابْنُ مَرْزُومٍ
الصُّبْحَ فَرَجَعَ ذَلِكَ الْإِمَامُ يَنْكُصُ يَمْشِي الْقَهْقَرَى لِيَتَقَدَّمَ عَيْسَى ابْنُ مَرْزُومٍ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ
فَيَضَعُ عَيْسَى يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ تَقَدَّمَ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَكَ أَقِيَمْتَ فَيُصَلِّيَ بِهِمْ إِمَامُهُمْ
الْحَدِيثُ.

رواه الحافظ ابن ماجة القزويني وذكره المحدث الكشميري في كتابه التصريح ص ۱۴۲ و
عزاه الى ابن ماجة (۱) وقال إسناده قوي وأما في الحديث وإمامهم رجل صالح فالمراد به المهدي
كما جاء التصريح به في الحديث الذي مر سابقا تحت رقم (۱۱).

(۷) وَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا وَيَنْزِلُ عَيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
عِنْدَ صَلَوةِ الْفَجْرِ فَيَقُولُ لَهُ أَمِيرُهُمْ يَا رُوحَ اللَّهِ تَقَدَّمَ صَلِّ فَيَقُولُ هَذِهِ الْأُمَّةُ أُمَرَاءُ
بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَيَتَقَدَّمُ أَمِيرُهُمْ فَيُصَلِّي. الْحَدِيثُ.

رواه الحاكم في المستدرک وصححه وأورده الشيخ الهيثمي في مجمع الزوائد عن أحمد و
الطبرانی ثم قال وفيه علي بن زيد وفيه ضعف وقد وثق وبقية رجالها رجال الصحيح (۲)

(۸) وَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ تَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ فِتْنَةٌ يَحْصُلُ النَّاسُ فِيْنَا كَمَا يَحْصُلُ الذَّهَبُ فِي الْمَعْدِنِ فَلَا تَسْبُوا

، : حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ”عیسیٰ علیہ السلام نماز فجر کے وقت (آسمان سے) اتریں گے تو مسلمانوں کا امام ان سے عرض
کرے گا۔ اے روح اللہ آگے تشریف لائیے، نماز پڑھائیے، تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے۔ اس
امت کا بعض بعض پر امیر ہے تو مسلمانوں کا امیر آگے بڑھے گا اور نماز پڑھائے گا۔

المستدرک ج ۳ ص ۸، ۷ و مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۲۲

تشریح : عیسیٰ علیہ السلام اس دن کی نماز فجر اس وقت کے امام کی اقتدار میں ادا کریں گے۔
اس کے بعد پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی امامت کے فرائض انجام دیں گے جیسا کہ دیگر حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے۔

(۱) سنن ابن ماجة فی حبیب طویل ص ۳۰۷، ۳۰۸.

(۲) المستدرک ج ۷ ص ۱۷۸ و مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۲.

أَهْلَ الشَّامِ وَلَكِنْ سُبُوا شَرَارَهُمْ فَإِنَّ فِيهِمْ الْإِبْدَالَ يُوشِكُ أَنْ يُرْسَلَ عَلَى أَهْلِ الشَّامِ سَيْبٌ مِّنَ السَّمَاءِ فَيُغْرِقُ جَمَاعَتَهُمْ حَتَّىٰ لَوْ قَاتَلْتَهُمُ الشَّعَالِبُ غَلَبَتْهُمْ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَخْرُجُ خَارِجٌ مِّنْ أَهْلِ يَتْنَىٰ فِي ثَلَاثِ رَايَاتٍ الْمَكْثَرُ يَقُولُ لَهُمْ خَمْسَةَ عَشَرَ أَلْفًا وَالْمَقِلُّ يَقُولُ اثْنَا عَشَرَ، أَمَارَاتُهُمْ أُمْتُ أُمْتُ يَلْقَوْنَ سَبْعَ رَايَاتٍ تَحْتَ كُلِّ رَايَةٍ رَجُلٌ يَطْلُبُ الْمَلِكَ فَيَقْتُلُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا وَيَرْدُّ اللَّهُ إِلَى الْمُسْلِمِينَ الْفَتْهَ وَنَعِيمَهُمْ وَقَاصِيَهُمْ وَدَانِيَهُمْ.

قَالَ الشَّيْخُ الْهَيْثَمِيُّ أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَفِيهِ ابْنُ هُبَيْرَةَ وَهُوَ ثِقَاتٌ وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَخْرِجَاهُ وَاقْرَأُ الذَّهَبِيُّ وَفِيهِ رِوَايَةٌ ثُمَّ يَظْهَرُ الْهَاشِمِيُّ فَيَرْدُّ اللَّهُ النَّاسَ الْفَتْهَ وَلَيْسَ فِي هَذَا الطَّرِيقِ ابْنُ هُبَيْرَةَ وَهُوَ إِسْنَادٌ صَحِيحٌ كَمَا ذَكَرَ (۱).

۱۸: ”حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمانہ میں فتنے برپا ہوں گے۔ ان فتنوں سے لوگ اس طرح چھٹ جائیں گے جس طرح سونا کان سے چھانٹا جاتا ہے۔ (یعنی فتنوں کی کثرت و شدت کی وجہ سے پختہ مومن ہی ایمان پر ثابت رہیں گے۔) لہذا تم لوگ اہل شام کو برا بھلا مت کہو بلکہ ان میں جو بُرے لوگ ہیں ان کو برا بھلا کہو اس لیے کہ اہل شام میں اولیاء بھی ہیں۔ عنقریب اہل شام پر آسمان سے سیلاب آئے گا (یعنی آسمان سے موسلا دھار بارش ہوگی جو سیلاب کی شکل اختیار کر لے گی) جو ان کی جماعت کو غرق کر دے گا۔ (اس سیلاب کی بنا پر ان کی حالت اس قدر کمزور ہو جائے گی کہ) اگر ان پر لومڑی حملہ کر دے تو وہ بھی غالب ہو جائے گی۔ اسی (انتہائی فتنہ وضعف کے زمانہ میں) میرے اہل بیت سے ایک شخص (یعنی مہدی) تین جھنڈوں میں ظاہر ہوگا (یعنی ان کا لشکر تین جھنڈوں پر مشتمل ہوگا) اس کے لشکر کو زیادہ تعداد میں بتانے والے کہیں گے کہ ان کی تعداد پندرہ ہزار ہے اور کم بتانے والے اسے بارہ ہزار بتائیں گے۔ اس لشکر کا علامتی کلمہ امت امت ہوگا۔ (یعنی جنگ کے وقت اس لشکر کے سپاہی لفظ امت امت کہیں گے تاکہ ان کے ساتھی سمجھ جائیں کہ یہ ہمارا آدمی ہے) عام طور پر جنگوں کے موقع پر اس طرح کے الفاظ باہم ملے کر لیے جاتے تھے۔ بطور خاص شب خون کے

(۹) وَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْمَهْدِيَّ فَقَالَ هُوَ حَقٌّ وَهُوَ مِنْ بَنِي فَاطِمَةَ.

رواه الحاكم في المستدرک من طریق علی بن نفیل عن سعید بن المسیب عن أم سلمة وسكت
وأيضا عنه الإمام الذهبي (۱) و أورده الثواب صديق حسن خان القنوجي في الاداعة وقال
صحيح (۲)

قدّم التعليق والتحقيق والاسندراك بعون الله عزاسمه على يد العاجز حبيب الرحمن القاسمي
في ۱۲ ربيع الثاني ۱۴۱۴هـ ولله الحمد أولا وأخيرا وصلى الله على النبي الأمامي خاتم النبيين
والمرسلين.

موقعوں پر اس اصطلاح کا استعمال اہم سمجھا جاتا تھا تا کہ لاعلمی میں اپنے آدمی کے ہاتھوں اپنا ہی
آدمی نہ مار دیا جائے۔ ویسے امت امت کا معنی یہ ہے کہ اے اللہ دشمنوں کو موت دے یا اے
مسلمانو! دشمنوں کو مارو، مسلمانوں کا یہ لشکر سات جھنڈوں پر مشتمل لشکر سے در مقابل ہوگا جس پر
ہر جھنڈے کے تحت لڑنے والا سربراہ ملک و سلطنت کا غالب ہوگا۔ یعنی یہ لوگ ملک و سلطنت
حاصل کرنے کی غرض سے مسلمانوں سے جنگ کریں گے، اللہ تعالیٰ ان سب کو (مسلمانوں کے لشکر کے
ہاتھوں) ہلاک کر دے گا (نیز) اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی جانب ان کی باہمی یکجا نگت و الفت، نعمت و
آسودگی لوٹا دے گا اور ان کے قریب و دور کو جمع کر دے گا۔

(مجمع الزوائد ج ۴، ص ۳۱، المستدرک ج ۴ ص ۵۵۳)

۹: ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مہدی کا
ذکر کرتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا مہدی حق ہے۔ (یعنی ان کا ظہور برحق اور ثابت ہے) اور وہ عالم
رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوگا۔
(المستدرک ج ۴ ص ۵۵۴)

(۱) المستدرک ج ۴ ص ۵۵۷.

(۲) الاداعة لما كان ويكون بين يدى الساعة ص ۶۰ مطبوعة الصديقي بریس ۱۲۹۴.



ماہنامہ لولاک ملتان

۱۵ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان ماہنامہ لولاک جو دفتر مرکزی ملتان

سے ہر ماہ باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے۔

۱۵ عقیدہ ختم نبوت کی تربیتی ۱۵ حالات حاضرہ کا جاندار تجزیہ ۱۵ قادیانی شہادت کے
ہواہات ۱۵ عالمی مجلس کی سرگرمیاں ۱۵ قادیانیت کے رو میں عمدہ علمی مضامین ۱۵
اصلاحی مقالہ جات ۱۵ امت مسلمہ کی رہنمائی ۱۵ مجاہدین ختم نبوت کے تذکرے ۱۵
قادیانیت چھوڑنے والے نو مسلمانوں کے ایمان پر حالات و واقعات ۱۵ اکابر کے غیر مطبوعہ
خطوط و یادگار تقاریر ۱۵ جماد آفریں حقائق افروز معلومات کا حسین گلدستہ ۱۵ ۳۸ صفحات
۱۵ رنگین ٹرٹ پیج کا ٹائٹل ۱۵ کمپیوٹر کتابت ۱۵ عمدہ طباعت ۱۵ سفید کاغذ

ان تمام تر خوبیوں کے باوجود سالانہ پندرہ صرف روپیہ 100/- ہے۔ ایجنسی 5 پرچوں سے کم کی
جاری نہیں ہوتی۔ ایجنسی ہولڈر حضرات کو 33 کمیشن دیا جاتا ہے۔ پرچہ وی پی نہیں کیا جاتا۔ پیشگی
100 روپیہ سالانہ خریداری کا منی آرڈر کر کے ہر ماہ گھر بیٹھے ڈاک سے پرچہ منگوا لیا جاسکتا ہے۔

رقوم بھیجنے کے لئے پتہ :

ناظم ماہنامہ لولاک دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

: فون نمبر 514122

(نوٹ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ہفت روزہ ترجمان ہفتہ وار ختم نبوت کراچی سے

شائع ہوتا ہے۔ جو اس وقت پاکستان کے دینی جرائد و رسالوں کا بہترین نمونہ ہے۔ اس کا ذکر سالانہ
اڑھائی صد روپے 250/- ہے۔ ذر سالانہ کی ترسیل و ہنگامہ خط و کتابت کے لئے، سر کولیکشن
نیچر ہفتہ روزہ ختم نبوت سے رجوع کریں۔

مسجد بالرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی : فون نمبر 7780337